REGD No. E P. 67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

جلد ۶ || ۱۵ ظہور ۱۳۳۶ ہش || ۱۸ محرم ۱۳۷۷ھ || ۱۵ اگست ۱۹۵۷ء || نمبر ۳۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۲ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ

حضور کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے (الحمد للہ)

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۷ اگست حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت کچھ بہتر ہے لیکن کبھی کبھی سانس کی تکلیف اور ہچکی ہو جاتی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں فرمائیں۔

ربوہ ۱۰ اگست بفضل عمر ہسپتال اپنی نئی وسیع عمارت میں منتقل ہو گیا ہسپتال کی نئی عمارت میں دوسری متعدد سہولتوں کے علاوہ ان ڈور مریضوں کے لئے بھی کافی گنجائش رکھی گئی ہے۔

قادیان ۱۲ اگست محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال خیریت سے ہیں۔

اسلام کی برتری

اور

اسکے خلاف اخبار پرتاپ کی بعض نکتہ چینیوں کا جواب

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی

حرفِ اول

اخبار پرتاپ ۲۲ جولائی ۱۹۵۷ء میں "ہر زمانہ کا مزاج" کے عنوان کے ماتحت اسلام کے خلاف جو نکتہ چینی کی گئی ہے وہ "ہندو" کی اسلام کے متعلق ناواقفیت کی کھلی دلیل ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ پچھلے دنوں جب ڈاکٹر راجندر پرشاد دارالعلوم دیو بند تشریف لے گئے، تو ہندوستان ٹائمز نے دارالعلوم کو بعض امور میں خراج تحسین ادا کرنے کے ساتھ اس کے متعلق بعض تنقیدی ریمارکس بھی دیئے۔ اور فرمایا کہ دارالعلوم کو اپنی قدامت پسندی پر قائم رہتے ہوئے اتنی لچک ضرور پیدا کرنی چاہیئے کہ وہ

جدید مسائل تک رسائی

حاصل کر سکے۔ دارالعلوم پر اگر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے تو وہ یہی کہ اس نے سماجی اور تعلیمی میدان میں خاطر خواہ ترقی نہیں کی۔ آج سیکولرازم کو نئے معنی دیئے جا رہے ہیں۔ اسی طرح مذہب کی تشریح اور تعبیر بھی ایسی ہونی چاہیئے جو موجودہ حالات سے مطابقت پیدا کر سکے۔"

الجمعیتہ کی طرف سے وضاحت

دہلی کے اخبار الجمعیتہ نے ہندوستان ٹائمز کے اس نظریہ کو پیش نظر رکھ کر یہ لکھا کہ

"شاید معاصر کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ اسلام کے اصول ہر زمان سے مطابقت رکھتے ہیں اور ہم کسی ایسی تعبیر پر مجبور نہیں جو اصولوں کو مسخ یا ان کی نفی کرنے کے مترادف ہو۔ تجربہ شاہد ہے کہ یہ عالمگیر اصولوں میں مساوات انسانی بھائی چارہ اور احترام آدمیت اور شخصی قوانین، طلاق، وراثت اور عورت کے مالکانہ حقوق اسلام کی ہی رہنمائی کا نتیجہ ہیں۔ اور دوسروں نے اسلام کے ان قوانین کی پیروی کر کے اپنی تجدد پسندی کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ جہاں تک مذہب کی نئی تعبیر کا تعلق ہے دوسروں کو اس کی ضرورت ہمیشہ پیش آتی ہے۔ اسلام تو بذاتِ خود ایسی تعبیر ہے جو ہر زمانہ کے مزاج پر جاری ہے۔ اور سوسائٹی کی ہر ضرورت کو پورا کرتی ہے۔"

اخبار پرتاپ کا تبصرہ

الجمعیتہ کے اس جواب پر پرتاپ نے اپنی طرف سے جو تبصرہ کیا ہے۔ وہ بھی ناظرین کے لئے پیش ہے۔ پرتاپ لکھتا ہے۔ کہ

"ہم اسلام کے بھائی چارہ کے اصول کے مداح ہیں لیکن اس دعویٰ کو تسلیم نہیں کر سکتے کہ احترام آدمیت کا اصول دنیا نے اسلام سے سیکھا ہے۔ اور اس سے پہلے یہ چیز دنیا میں موجود نہیں تھی جہاں تک شخصی قوانین طلاق وراثت اور عورت کے مالکانہ حقوق وغیرہ کا تعلق ہے یہ دعوے غلط ہے کہ دنیا نے سب چیزیں اسلام سے سیکھی ہیں۔ دعوے تو بڑے بڑے کئے جاتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق عورت کا درجہ مرد سے بہت کمتر ہے۔ لڑکی کو باپ کی جائداد میں کمتر حصہ کی مالک قرار دیا گیا ہے۔ دو عورتوں کی شہادت کو ایک مرد کی شہادت کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ اور مرد کو بیک وقت چار بیویاں رکھنے کی اجازت دے کر عورت کو نہ صرف ایک کھلونا بنا دیا گیا ہے بلکہ عورت کے مقابلہ میں مرد کو فائق تسلیم کیا گیا ہے۔ اور پھر یہ بات بھی نہیں کہ طلاق وغیرہ کا طریقہ اسلام سے پہلے کہیں رائج نہیں تھا آخر اسلام نے بھی اسے کہیں سے لیا۔"

اسلام کے ہر مزاج کے مطابق اور ہر زمانہ کی ضرورت کو پورا کرنے کے متعلق پرتاپ نے لکھا ہے کہ

"یہ دعویٰ ہم ہمیشہ سے سن رہے ہیں واقعات اس دعویٰ کی قدم قدم پر تردید کرتے ہیں۔ . . . . یہ دعویٰ کرنا کہ اسلام ہر زمانہ کے مزاج پر حاوی ہے آسان بات ہے۔ لیکن اس کا ثبوت بہم پہنچانا ذرا مشکل ہے اسلام نے تو سود کو حرام قرار دے رکھا ہے کیا اسلامی ممالک نے اسے ترک کر دیا ہے۔ کیا وہاں بینکنگ کا کاروبار نہیں ہوتا۔ کیا مسلمان سود دیتے اور لیتے نہیں۔ اگر آج اسلام کے اصول پر عمل کیا جائے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۵ اراگست ۱۹۵۷ء

حصولِ آزادی کے بعد

ہندوستان کو آزادی لے دس سال پورے ہوچکے ہیں ۱۵ اراگست کا تاریخی دن گویا وہ سنگِ میل ہے جو ہمیں اس طور پر دعوت فکر دیتا ہے کہ ہم اپنے ماضی کی کارگزاری کا جائزہ لے کر مستقبل میں ان خامیوں کو دور کرنے کی سعی کریں جو اس عرصہ میں ہم سے سرزد ہوئیں۔ اس طور سے محاسبہ کرنے کے نتیجہ میں لازماً ہمارا ہر قدم جو اُٹھے گا وہ ملکی ترقی اور اس کی سربلندی کا موجب ہوگا۔ اور آئندہ کا پروگرام زیادہ کامیاب ثابت ہوگا۔

خوشی کا مقام ہے کہ ہمارے ملک نے ان دس سالوں میں بہت کچھ کیا۔ بیشک اس عرصہ میں بعض ناخوشگوار حالات و واقعات سے بھی دوچار ہونا پڑا۔ مگر فی الجملہ ملک کی ترقی کی رفتار خاصی تسلی بخش رہی کیا بلحاظ اس کے کہ ملک میں نظامِ جمہوریت کو قائم رکھنے کے لئے دو دفعہ انتخابات عمل میں آئے اور کیا بلحاظ اس کے کہ ملک میں ترقیاتی پلانوں کے نفاذ سے ملک کی صنعتی۔ زرعی اور اقتصادی حالت بہت بہتر ہوگئی اور یہ سب باتیں ملک کے روشن مستقبل کی آئینہ دار ہیں۔

بایں ہمہ اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ ملک کو جو ترقی ہوئی ہے وہ حکومتی مشینری کے زور دینے سے ہوئی ورنہ جہاں تک ملک کے افراد کا تعلق ہے۔ انہوں نے اس راہ میں کوئی خاطر خواہ ترقی نہیں کی۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ ہمارا ملک غیر ملکیوں کے جوئے سے تو آزاد ہو گیا لیکن ذہنی غلامی تا حال قائم ہے۔ اور خیالات کی بلند پروازی جو آزاد ممالک کے آزاد شہریوں کا طرہ امتیاز ہے تا حال پیدا نہیں ہوئی۔ چنانچہ اس خامی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک موقعہ پر وزیر اعظم پنڈت نہرو نے زمانہ کی تیز رفتاری کے مقابل پر اپنے ہم وطنوں کی حالت کا موازنہ کرتے ہوئے بہت خوب کہا تھا کہ ترقی یافتہ دنیا تو ایٹمی دور سے گذر رہی ہے مگر ہم ابھی گوبر کے زمانہ میں ہیں۔

پس ضرورت ہے اس بات کی کہ ملک کا ہر باشندہ سابقہ تنگ نظری کو چھوڑ کر اپنے اندر وسعت نظر پیدا کرے۔ اور ہمیشہ تعمیری اندازِ فکر سے کام لیکر اپنے دماغ میں بھی انقلاب لانے کی کوشش کرے۔

مثلاً یہ بات کس قدر افسوسناک ہے کہ بعض لوگ بجائے عملی طور پر ملک کے تعمیری کام میں حصہ لینے کے گھر بیٹھے حکومت کے کاموں پر نکتہ چینی کرتے چلے جائیں حالانکہ ہندوستان کی تعمیرِ نو کے لئے ملک کے ہر باشندہ کو اپنی انفرادی حیثیت کو بھول جانا چاہیئے اور اپنی اجتماعی پوزیشن کو ملحوظ رکھتے ہوئے محنت اور ایثار کے فرض کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اس طرح حقوق کے مطالبات خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ باہمی تعاون کی روح کو تقویت پہنچتی ہے اور ملک کی حقیقی ترقی کے مواقع زیادہ روشن ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح حصولِ آزادی کے بعد ہر بھارت واسی کو زیادہ محنت اور مشقت سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ کسی ملک میں حقیقی خوشحالی کا دور لانے کے لئے غیر معمولی محنت اور مشقت لازمی ہے۔

پھر بچوں کی صحیح تربیت بھی ایک اہم فریضہ ہے جس سے عہدہ برآ ہونا نہایت ضروری ہے۔ نئی پود ملک و ملت کا بہترین سرمایہ ہے۔ اس کی مناسب تربیت کرنا نہایت ضروری ہے۔ بچوں کی بڑھتی ہوئی آوارگی انکی تعلیم سے بے توجہی محنت و مشقت سے جی چرانے کی باتیں سنکر سخت ذہنی کوفت ہوتی ہے اس سلسلہ میں اساتذہ اور بچوں کے والدین پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ آج ایک نوجوان اپنے نصابِ تعلیم کی نسبت فلمی باتوں سے زیادہ دلچسپی لیتا ہے۔ اور ہر وقت اُس کے دماغ میں کسی رنگین فلم کے سریلے گیت چکر لگا رہے ہوتے ہیں یا کسی جاسوسی ناول کی عجیب و غریب کہانی اس کے افکار کا مرکز بنی ہوتی ہے۔ مگر اُس کی نگاہ اُن بھاری ذمہ داریوں کی طرف نہیں اُٹھتی جو مستقبل میں اُس پر عائد ہونے والی ہیں۔

پس ہماری خواہش ہے کہ حصولِ آزادی کے بعد آزادی کو برقرار رکھنے اور اُسکے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ہر بھارت واسی یومِ آزادی کے موقعہ پر اس قسم کی باتوں پر سنجیدگی سے غور کرے !!

"... موم کی حیثیت سے نہیں دیکھ سکتا"
(الجمعیۃ ۸/۵۷)

فتدبروا یا اولی الابصار ٭

"درد کا حد سے گذرنا ہے دوا ہو جانا"
بڑی ہڑتال کا خطرہ ٹل گیا

اچھا ہوا پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف اور ان کے ساتھ مزدوروں اور ملازمین کی دوسری جماعتوں نے ہڑتال کا نوٹس واپس لے لیا اور اس طرح ملک کے لئے جس عظیم خطرہ کا اندیشہ تھا وہ ٹل گیا۔ اب ہڑتالیوں کے مطالبات کس رنگ میں پورے ہوتے ہیں یہ تو گورنمنٹ کی طرف سے مقرر کردہ پے کمیشن کی رپورٹ کے بعد ہی پتہ چلے گا۔ تاہم اس دوران میں بہت سی مفید باتیں سامنے آئیں اور بہت ممکن ہے کہ اگر یہ حالات درپیش نہ آتے تو یہ باتیں منصۂ شہود پر نہ آتیں۔ اور ملک کے بیشتر لوگوں کو ہڑتالوں کی نسبت اپنے خیالات صحیح کرنے کا موقعہ ملا۔ [illegible] ہم چاہتے ہیں کہ آج کی اشاعت میں ان میں سے بعض باتوں کا مختصر طور پر ذکر کریں۔ سو واضح ہو کہ ہم بنیادی طور پر ہڑتالوں کے سخت خلاف ہیں اور انہیں ملک اور قوم کے لئے سخت مضر سمجھتے ہیں۔ اور یہ بات ہمیں اسلام کے امن بخش مقدس اصولوں کے تتبع سے معلوم ہوتی ہے۔ کہ ملک میں حاکم و محکوم مالک و مزدور کے تعلقات کو محض تعاون کی روح سے ہی بہتر بنایا جاسکتا ہے جب کبھی اس مقدس اصول کو توڑا گیا تو بیشک وقتی طور پر کسی طبقہ کیلئے جلب منفعت کا موجب ہو سکتا ہے مگر عواقب کے لحاظ سے یہ طریق کبھی بھی سودمند نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ اس زمانہ میں جن لوگوں کو مزدوروں کی سب سے بڑھ کر حمایت کا دعویٰ ہے (یعنی کمیونسٹ) انہوں نے بھی شاید انہیں خرابیوں کے پیشِ نظر اپنے زیرِ اثر ممالک میں ہڑتالوں کو سخت قابلِ تعزیر جرم قرار دے رکھا ہے۔

اسی طرح ہڑتالوں کی ایسی ہی غیر معمولی وباء نے ہماری حکومت کو بھی ایک ہنگامی بل کے ذریعہ حالیہ ہڑتالوں کو خلاف قانون قرار دینے کے فیصلہ پر مجبور کیا۔ اور حکومت کا یہ اقدام اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ اسلام نے جو اصول پیش کیا تھا وہی درست تھا۔ چنانچہ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے جو ۵ راگست کو ایک نشری تقریر فرمائی اس میں بھی انہیں حقائق کا اظہار کیا۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا:۔

"ہڑتال کبھی کبھی موزوں ہوتی ہے مزدوروں کا یہ ایک پرانا ہتھیار ہے لیکن آج کے زمانہ میں ہمیں اس بات پر غور کرنا ہے کہ اس سے کوئی فائدہ ہوتا ہے یا نہیں۔ ظاہر ہے کہ جب ہڑتال ہوتی ہے تو اس کا کام پر برا اثر پڑتا ہے۔ اور پیداوار بند ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس سے ملک کو نقصان پہنچتا ہے۔ ہڑتالوں سے دشمنی کا جذبہ بڑھتا ہے (الجمعیۃ ۸/۵۷)

اسی طرح مذکورہ ہنگامی بل پر بحث کرتے وقت وزیر داخلہ پنڈت پنت نے صاف کہا۔

"ہڑتالوں کے پیشِ نظر حکومت کیلئے ضروری ہو گیا ہے کہ وہ صورتِ حالات کا جائزہ لے اور دیکھے کہ ایسا اقدامات کیا ہو سکتے ہیں جن سے ضروری سروسز کو جاری رکھا جاسکتا ہے حکومت کا یہ سب سے بڑا فرض ہے کہ سماجی زندگی میں انتشار نہ پیدا ہونے دے" (الجمعیۃ ۸/۵۷)

اسکے ساتھ ہی وزیر اعظم نے اپنی نشری تقریر میں ہڑتالوں کی بجائے دکار ... نظریہ کے مطابق) تعاون کے طریق کی طرف توجہ دلائی جبکہ آپ نے فرمایا:۔

"ہم چاہتے ہیں کہ ہم آپس میں افسران اور ماتحت کی طرح نہیں بلکہ برابر کے لوگوں کی طرح مشکلات پر غور کریں کیونکہ اس میں ہر ایک کا فائدہ ہے اور ہمارا مقصد عوام کو فائدہ پہنچانا ہے ہمیں مل جل کر کام کرنے کا طریقہ اپنانا چاہیئے نہ کہ وہ طریقہ جس سے جھگڑا اور فساد بڑھے (الجمعیۃ ۸/۵۷)

اب غور فرمایئے ایک طرف حکومت بعض قسم کی ہڑتالوں کے خلاف قانون ہونے کا بل پاس کر رہی ہے اور دوسری طرف ہمارے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ معقولی رنگ میں ہڑتالوں کے مضر پہلوؤں پر روشنی ڈالتے اور عوام کو تعاون کے طریق پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہیں۔ حالانکہ بھارت کے دستور میں ہڑتالوں کو جائز قرار دیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ جب یہ ہنگامی بل پارلیمنٹ میں پیش ہوا۔ تو بعض ممبران نے اس کا حوالہ دیتے ہوئے اس کی سخت مخالفت کی لیکن یہ ظاہر ہے کہ بھارت کا دستور بھی تو آخر انسانوں نے ہی بنایا تھا۔ جس میں ہر وقت ترمیم و تنسیخ ہو سکتی ہے۔ اور ملک میں پیش آمدہ حالات کے مطابق طریق کار وضع کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ ان ممبران کی مخالفت کے باوجود بھاری اکثریت نے اسکی منظوری دیدی۔

یہ الگ بات ہے کہ بدلے ہوئے حالات کے ماتحت اس قانون کے نفاذ کی ضرورت پیش آئے یا نہ بہرحال یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ ہڑتالیں ملک و قوم کے لئے مضرت رساں ہیں۔ اور حکومت نے جو کچھ کیا وہ حالات کی مجبوری سے کیونکہ ؎

درد کا حد سے گذرنا ہے دوا ہو جانا

چنانچہ وزیر داخلہ نے اپنی مذکورہ تقریر میں حکومت و مصلحت اندیشی [illegible] ان الفاظ میں ذکر کیا:۔

"اگر بدقسمتی سے ہڑتال ہوتی ہے۔ تو پھر یہ ایک ایسی ہڑتال ہے کہ جس سے عوام کی زندگی پر اثر پڑتا ہے۔ کوئی حکومت یا شخص اس بات کو خاموشی کے ساتھ الگ کھڑا تماشائی ...

خطبہ جمعہ

خدا کو پانے کے لئے لامحدود کوشش کی ضرورت ہے

اس کے لئے

اپنی کوششوں کو قرآن سمجھنے میں صرف کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۸ر مارچ ۱۹۱۹ء

اس ہفتہ تازہ خطبہ موصول نہ ہونے کی وجہ سے حضور کا ایک پرانا گراں قدر پر نور خطبہ احباب کے استفادہ کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔ (ایڈیٹر)

حضور نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دنیا میں بہترین چیزوں میں سے اور نہایت ہی کارآمد اشیاء میں سے ایک ہدایت ہے۔ صراط مستقیم کی ہدایت ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ کونسا کام ہے جو بغیر صحیح ذرائع کے ہو سکتا ہے۔ کوئی بھی نہیں۔ خواہ کام چھوٹے سے چھوٹا کیوں نہ ہو۔ بغیر صحیح ذرائع کے انجام نہیں پا سکتا۔ مثلاً روٹی کھانا بہ لحاظ اس کے کہ انسان اس کے کھانے کے لئے ہر روز مجبور ہے کس قدر چھوٹا کام ہے۔ مگر غور کرو جب تک انسان لقمہ منہ میں نہیں ڈالے گا کیسے کھائے گا۔ بات تو معمولی سی ہے۔ مگر ہو گی اسی طریق سے۔ جو خدا نے اس کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اسی طرح علم ہے۔ علم کے سیکھنے کے لئے قواعد ہیں۔ اگر ان قواعد کو استعمال نہ کیا جائے۔ تو کوئی علم حاصل نہیں ہو سکتا بہت لوگ ہیں جو راتوں کو جاگتے۔ اور پڑھتے ہیں۔ مگر جس طریق یا جن کتابوں کے پڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے ان کو نہیں پڑھتے۔ اس لئے علوم میں ترقی نہیں کر سکتے۔ بعض لڑکے ہر وقت کتاب ہاتھ میں لئے نظر آتے ہیں۔ مگر جب امتحان ہوتا ہے۔ تو فیل ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ خیال کرتے ہونگے کہ یہ تو بڑی محنت کرنے والے طالب علم تھے۔ پھر کیوں فیل ہوئے۔ مگر اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ کتاب کے ساتھ ناول بھی رکھتے ہیں۔ جب پڑھنے بیٹھے تو کہا چلو دو ایک صفحے اس کے بھی پڑھ لیں۔ اسی طرح وہ دو صفحہ میں ان کا سال تمام ہو جاتا ہے اور وہ امتحان میں ناکام ہو جاتے ہیں تو جب تک صحیح ذرائع نہ ہوں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ جو بڑے بڑے امور ہیں ان کے لئے اس سے بھی زیادہ

صحیح ذرائع کے استعمال کی ضرورت

ہوتی ہے۔ پس جب تک صراط مستقیم کی ہدایت نہ ہو کچھ نہیں حاصل ہو سکتا۔ کجا یہ کہ تقویٰ و طہارت نصیب ہو یہ تو بڑی باتیں ہیں ان کے لئے تو اور زیادہ صراط مستقیم کی ہدایت اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ لیکن ان کے لئے خود صراط مستقیم انسان نہیں تجویز کر سکتا دنیا میں اور علوم کے لئے کچھ کر سکتا ہے اور وہ بھی اس طرح کہ ایک کے لئے دوسرا ذریعہ بن جاتے اور دوسرا اسے کوئی مفید بات بتا دے۔ خود ان علوم میں بھی انسان اپنے لئے آپ طریق ایجاد نہیں کر سکتا۔ مثلاً جو انسان عربی یا انگریزی پڑھنا چاہے وہ خود کہاں انگریزی کا کورس یا عربی کا نصاب تجویز کر سکتا ہے۔ دوسرے جنہوں نے ان علوم کو پڑھا ہوا ہوتا ہے وہ کچھ بتا دیتے ہیں۔ تو ان علوم میں ایک انسان دوسرے کے لئے ذریعہ ہدایت ہو سکتا ہے۔ لیکن

خدا کی رضا

انسان نہ خود معلوم کر سکتا ہے۔ اور نہ دوسرا انسان اس کے حاصل کرنے کا بطور خود طریق بتا سکتا ہے۔ یہ تو خدا کی رضا ہے میں کہتا ہوں انسان انسان کی رضا خود نہیں معلوم کر سکتا جب تک وہ خود نہ بتائے۔ بہت دفعہ جب بچہ روتا ہے تو ماں چپ کرانے کے لئے اسے پانی دیتی ہے اس پر چپ نہیں ہوتا تو دودھ دیتی ہے۔ اس کو بھی جھٹک دیتا ہے۔ تو کوئی اور چیز دیتی ہے۔ مگر پھر بھی وہ خاموش نہیں ہوتا روتے روتے سو جاتا ہے۔ یا ایسا ہوتا ہے کہ بیسیوں غلطیوں کے بعد پتہ لگتا ہے کہ فلاں وجہ سے روتا ہے۔

پس جب اپنے ہم جنس کا عندیہ معلوم کرنا آسان نہیں۔ تو خدا تعالیٰ کی رضا کا از خود معلوم کرنا ممکن نہیں۔ ہاں جب خدا تعالیٰ نے بتا دے کہ میرا یہ منشاء اور عندیہ ہے تو پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنی رضامندی کو بتا دیا ہے۔ اور وہ قرآن کریم میں مسطور ہے اور جیسے ہر چیز کے حصول کے لئے صراط مستقیم کی ضرورت ہے۔ ویسے ہی خدا کی رضا کے حصول کے لئے بھی ہے قرآن کریم کے ابتداء میں ہی انسان ہدایت طلب کرتا ہے اور کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم وہ خدا سے سیدھے رستہ کی ہدایت چاہتا ہے۔ جھٹ اس کو جواب ملتا ہے۔ الم ذالک الکتاب کہ یہ رستہ ہے

پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے فضل سے

اپنی رضامندی حاصل کرنیکا طریق

بتا دیا ہے اب خود اس کے لئے کوئی نصاب تیار کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ضرورت ہے کہ لوگوں سے معلوم کریں۔ ہاں ضرورت ہے کہ ان اشارات اور رموز کو جو اس رستہ میں موجود ہیں دوسرے واقفوں سے سمجھ لیں۔ اب رستہ کے متعلق یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں کہ کس رستہ پر چلیں۔ اب تو اس رستہ کے حالات دریافت کرنے کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم میں وہ ذریعہ موجود ہے۔ جس سے ہم اللہ تعالیٰ کو پا سکتے ہیں۔ اور اس کی رضا کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یہ وہ چیز ہے۔ جس سے ہمیں تمام قرب الٰہی کی راہیں معلوم ہو سکتی ہیں۔ پس یہی ایک ذریعہ ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ اور اس کے سوا اور کوئی رستہ نہیں ہے جس پر قدم مار کر ہم خدا تک پہنچ سکیں۔

یہ سچ ہے کہ خدا تک پہنچنے کے کئی راستے ہیں۔ کیونکہ

خدا لامحدود ہے

اور وہ چونکہ لامحدود ہے۔ اس لئے اس کے پانے کے رستہ بھی غیر محدود ہی ہیں۔ پھر اس کا عرفان بھی غیر محدود ہے۔ اس لئے اس کے لئے کوشش بھی غیر محدود کی ہی ضرورت ہے۔ ایک چھوٹی سی چیز کا نظر آسانی سے احاطہ کر لیتی ہے۔ لیکن جو چیز بڑی ہو اس کا احاطہ نظر جھٹ پٹ نہیں کر سکے گی۔ بلکہ اس کے لئے بڑی کوشش اور سعی کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً ایک وسیع سمندر ہے اس کے لئے نظر کو بہت وسیع کرنا پڑے گا۔ اور بڑی کوشش اور محنت کے بعد اس کا احاطہ ہو سکے گا۔ پس جو چیز غیر محدود ہو اس کے حاصل کرنے کے لئے غیر محدود وقت اور غیر محدود کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کی معرفت کی کوئی حد بندی نہیں ہے۔ اس لئے اس کے لئے جس قدر کوشش کی ضرورت ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوتی۔ اور جس قدر ذرائع اس کے حصول کے ہیں وہ سب قرآن کریم میں درج ہیں۔ اس کے باہر کوئی نہیں ہے۔ مگر افسوس کہ بہت ہیں جو ادھر توجہ نہیں کرتے۔ زید و بکر کے اقوال کی طرف توجہ کرتے ہیں مگر قرآن کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

میں آپ لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ آپ لوگ اپنی کوششوں کو

قرآن کریم سمجھنے میں

صرف کریں۔ یہ کبھی نہ سمجھو کہ تم نے قرآن کریم کو سمجھ لیا۔ وہ لوگ جھوٹے ہیں۔ غلط کہتے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے قرآن کو پڑھ لیا۔ اور اس کے معارف پر احاطہ کر لیا۔ اب انہیں پڑھنے کی ضرورت نہیں یہ بالکل غلط ہے۔ قرآن کو کوئی ایسا نہیں پڑھ سکتا۔ کہ پھر اسے پڑھنے کی ضرورت نہ رہے۔ کیونکہ جتنا کوئی اس کو پڑھتا ہے

اتنا ہی بڑھتا جاتا ہے

قرآن محدود نہیں ہے کہ اس کو کوئی پڑھ لے۔ ہاں اس کے الفاظ محدود ہیں۔ یہ کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ اس نے الفاظ کو پڑھ لیا۔ مگر قرآن کو نہیں پڑھ لیا۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ اس نے سورہ فاتحہ کو پڑھ لیا تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ اس نے الحمد سے لیکر ولاالضالین تک کے حروف و الفاظ کو پڑھ لیا۔ باقی رہا یہ کہ اس کے اندر جو علوم اور حکمتیں اور معارف ہیں وہ بھی اس نے ختم کر لئے۔ یہ درست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان تمام علوم کو جو اس کے اندر ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ختم نہیں کر سکے۔ مسیح موعود بھی ختم نہیں کر سکے۔ اگر انہوں نے ختم کر لیا ہوتا تو کیا ضرورت تھی کہ ہر نماز میں یہ پڑھتے۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم وہ جوں جوں پڑھتے تھے اسی قدر اس کے معارف و مطالب وسیع ہوتے چلے

تھے۔ اگر ان پر اس کے علوم ختم ہو گئے تھے تو اس دعا کے پڑھنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ کھائی ہوئی روٹی کو دوبارہ نہیں کھایا جاتا اور نہ پئے ہوئے پانی کو دوبارہ پیا جاتا ہے۔ ہر بار نئی روٹی کھائی اور نیا پانی پیا جاتا ہے۔ اسی طرح قرآن بھی روحانی غذا ہے۔ یہ بھی

ہر بار نیا

ہوتا ہے۔ اگر کوئی یہ خیال کرتا ہے۔ کہ اس نے ایک دفعہ پڑھ کر سورہ فاتحہ کے تمام مطالب کا احاطہ کر لیا ہے اور اس کے لئے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں تو وہ غلط کہتا ہے۔

یاد رکھو کہ ہر ایک کام کے متعلق یہ بات ہے کہ جوں جوں انسان اس کے متعلق مشق کرتا ہے۔ اس کا دماغ چلایا جاتا ہے۔ پس اسی طرح جب انسان

قرآن کے علوم پر غور

کرتا ہے۔ تو ہر دفعہ نئے علوم اس کو عطا ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس نے قرآن کے علوم کو ختم کر لیا۔ حتیٰ کہ سب سے بڑے قرآن کے جاننے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ آپ نے قرآن کے علوم کو ختم کر لیا۔ کیا جو لوگ جنت میں داخل ہو گئے ان کے لئے مدارج ختم ہو گئے۔ نہیں ان کے مدارج بھی ترقی کر رہے ہیں

آنحضرت کے مدارج

میں بھی ترقی ہوتی رہی ہے۔ اگر آپ کے مدارج ختم ہو جاتے تو یہ درود کیوں سکھایا جاتا اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید اور پھر اگر آپ کے لئے تمام ترقیات ختم ہو گئی تھیں تو یہ دعا سکھانے کی کیا ضرورت تھی اللّٰھم بارک علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم انک حمید مجید۔ مومن یہ اسی لئے پڑھتا ہے۔ تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس قدر مدارج حاصل ہو چکے ہیں ان میں اور زیادتی ہو۔ پس آپ کے مدارج بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے آپ پر بھی علوم ختم نہیں ہوئے۔

جن معنوں میں قرآن کا ختم ہو جانا کہا جاتا ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ حروف و الفاظ کو ختم کر لیا۔ یہ مت کہو اور ہرگز مت سمجھو کہ قرآنی علوم کو ختم کر لیا۔

جب تم اپنے دل میں یہ خیال کر کے قرآن کریم کو پڑھو گے۔ کہ تم نے ابھی اس کو ختم نہیں کیا۔ اور یہ کہ اس کے علوم لا محدود ہیں اگر کوشش کریں گے۔ تو نئے نئے علوم حاصل ہونگے۔ تو اس وقت دیکھو گے کہ

ہر بار

نئے علوم اور نئے معارف

تمہیں حاصل ہوں گے۔ مگر جو انسان یہ خیال کرے کہ جو کچھ اس نے کرنا تھا۔ وہ کر چکا وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتا لیکن جو خیال کرے گا اور جانے گا کہ ابھی اس نے بہت کم کیا ہے۔ اور بہت زیادہ کرنا ہے وہ بہت کچھ کرے گا۔

دنیا میں دیکھو جن لوگوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ بس دنیا اس سے زیادہ نہیں جس قدر ہمیں معلوم ہے۔ وہ اس سے زیادہ معلوم نہ کر سکے۔ مگر جن کو کسی طرح سے پتہ لگ گیا کہ زمین یہی نہیں جو ہمیں معلوم ہے انہوں نے اور بھی بہت سی زمین کا پتہ لگا لیا۔ اور کئی جزیروں کا ان کو علم ہو گیا۔ پس اسی طرح جو سمجھتا ہے کہ اس نے علوم کو ختم کر لیا ہے وہ ترقی نہیں کر سکتا۔ اور جو ابھی اپنے آپ کو محتاج جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ابھی اس نے علوم کو ختم نہیں کیا۔ اس کے لئے اور علوم کھولے جاتے ہیں۔

پس کوئی نہیں جو قرآن کے علوم کو ختم کر سکے۔ اس میں وہ علوم ہیں۔ جو یہاں بھی کام آتے ہیں اور اگلے جہان میں بھی کام آئیں گے۔ یہ ایسی

عظیم الشان کتاب

ہے کہ اس میں انسان کی ہر حالت کے متعلق ہدایتیں ہیں۔ اگرچہ اس کے الفاظ مختصر ہیں مگر معانی و مطالب اس قدر وسیع ہیں کہ جن کی کوئی حد نہیں جو اس خیال سے اس کا پڑھنا ترک کر دیتا ہے کہ جو کچھ اس نے پڑھنا تھا پڑھ چکا۔ وہ غلطی پر ہے کیونکہ درحقیقت وہ قرآن کو نہیں پڑھ چکا۔ چونکہ درحقیقت اس میں وہ ہدایتیں ہیں۔ جو انسان کی ہر حالت کے متعلق ہیں۔ اور انسان کی حالت ہر وقت بدلتی رہتی ہے۔ اس لئے عمر بھر اس کا پڑھنا ضروری ہے۔

پس میں اپنی جماعت کے

لوگوں کو ہدایت کرتا ہوں

کہ قرآن کریم کے پڑھنے میں کوشش کریں اور ان کو ایسے ایسے معارف ملیں گے کہ ان کی روحیں ان کی لذت کو محسوس کرینگی اور ان کو معلوم ہوگا کہ وہ ایسے سمندر میں سے جواہر نکال رہے ہیں جس کے جواہرات کا کبھی خاتمہ نہیں ہو سکتا

(الفضل ۸ر اپریل ۱۹۱۹ء)

جنم اشٹمی کی یاد میں

از مکرم سید شجاعت علی صاحب پربھاکر قادیان

جنم اشٹمی آتے ہی رحمانی اور شیطانی طاقتوں کی باہم جنگ، نہتے اور مسلح لشکروں کی ٹکر اور آسمانی نظام کی سادگی شگفتگی اور جاذبیت کے بالمقابل سیاست کے داؤ پیچ پینترا بازی اور بربریت کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور لطف یہ کہ اس مقابلہ میں انسانی اندازہ کے برعکس فتح و ظفر کا سہرا خدا پرستی کے کمزور اور نہتے پرستاروں کے ہی سر بندھتا ہے کنس اور جراسندہ کی جابرانہ حکومت میں انسانیت کی جو مٹی پلید ہو رہی تھی اس سے کون ہے جو واقف نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہی اپنی چمکار ایسے حالات میں دکھایا کرتا ہے ہندوستان کی اکثریت اس امر سے خوب واقف ہے کہ شری کرشن علیہ السلام کی پیدائش اور آپکی پرورش کس طرح اور کن حالات میں ہوئی۔ متھرا کا مصنوعی خدا کنس اور اسکے مصاحبوں کا یہی خیال تھا کہ ہم ہیں جیون داتا انسان کے۔ جسے چاہیں رکھیں اور جسے چاہیں اس کے خون سے جی بھر کر ہولی کھیلیں۔ لیکن وہ متھرا کا مصنوعی خدا نجومیوں کے خوف دلانے پر ڈر گیا اور بالآخر بچے مارنے شروع کر دیئے۔ متھرا کے گلی کوچوں میں بیگناہ معصوم بچوں کا خون بہایا جانے لگا۔ نجومیوں کے اشارے کے مطابق کنس کی نظر اپنے بھانجوں کی طرف زیادہ تھی چنانچہ اس نے اپنے بہن بہنوئی کو قید خانے میں رکھا اور ان میں اُنکے سات بچوں کو مارا۔ آخر وہ دن بھی آ گیا جس دن اس شیطانی طاقت کا قلع قمع کرنیوالا خدا تعالیٰ کی خاص حفاظت کے سائے میں پیدا ہوا جسے خدا رکھے اسے کون چکھے گو اس کی جگہ ایک لڑکی کی جان گئی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور (شری کرشن ع) کو بچا لیا اور محفوظ جگہ گوکل نند کے گھر یشودا ماتا کی حفاظت میں پہنچوا دیا۔ یہ واقعہ ہندوستان کی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتا ہے اور اس کی یاد ہزاروں سال سے بھارت واسی کرشن بھگت مناتے چلے آتے ہیں۔ بالآخر شری کرشن نے وہ سارے کام سر انجام دیئے جسکے لئے آپ کو مبعوث کیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہر ایک اوتار کی بعثت کی غرض اشرف المخلوقات کی بہبودی ہی ہوا کرتی ہے ضمنی طور پر اور بھی کام سر انجام پا جاتے ہیں۔ حضرت شری کرشن ع نے کنس و جراسندہ جیسے پاپیوں اور گنہگاروں کی سرکوبی اور دریودھن جیسے ظالموں سے زمین کو پاک کر کے ارجن جیسے نیکوں کی حفاظت کی اور آسمانی بادشاہت کا قیام عمل میں آیا۔ غرضیکہ جنم اشٹمی اس کرشن ع کی ولادت باسعادت کی یاد دلاتی ہے جسکے وجود سے زمین پر ایک دفعہ پھر خدا کا جلوہ ظاہر ہوا۔ اور دشمنوں سے بے گناہوں کو نجات ملی۔ اس موقعہ پر ہم پُر خلوص دل سے ہندوستان کے طول و عرض کے تمام کرشن بھگتوں کی خدمت میں مبارکباد کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

قانون قدرت کے مطابق حضرت سری کرشن علیہ السلام اپنی محدود زندگی گذار کر بھارت کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے۔ اور اپنے بھگتوں کو فرمان الٰہی کے مطابق وصیت بھی کر گئے کہ

यदा यदा हि धर्मस्य
ग्लानिर्भवति भारत।
अभ्युत्थानमधर्मस्य
तदात्मानं सृजाम्यहम्॥
परित्राणाय साधूनां विनाशाय च दुष्कृताम्।
धर्मसंस्थापनार्थाय सम्भवामि युगे युगे॥

یعنی آپ نے اپنے بھگتوں کو خوشخبری دیدی کہ تم میری وفات سے غمگین مت ہونا اور نہ ہی دل میں گھبراہٹ لانا جب کبھی تمہیں میری ضرورت ہوگی اور مجھے پکارو گے فوراً تمہاری فریاد سنوں گا اور تمہاری داد رسی اور اعانت کیلئے آؤنگا اور دشمنوں کا ناش کر کے تمہاری حفاظت کروں گا اور تمہاری کھوئی ہوئی چیز (یعنی دین) تمہیں واپس دلاؤں گا اس کو دوبارہ دنیا میں اپنی چمکار سے چمکاؤں گا۔

چنانچہ آج سے پانچ ہزار سال قبل دواپر یگ کے الٰہی وعدہ کے مطابق آج کرشن بھگوان کی اُنکے بھگت ضرورت محسوس کر رہے ہیں بھارت کے طول و عرض میں ہر سال جنم اشٹمی کا تہوار منایا جاتا ہے اور ہر سال کرشن ع کی تعریف و تہنیت کے گیت گائے جاتے ہیں ساتھ ساتھ ضرورت زمانہ کے مطابق انہیں بلایا اور پکارا جاتا ہے کیونکہ کرشن بھگت سمجھتے ہیں کہ اب تو بھارت میں بیشمار کنس و جراسندہ اور دریودھن پیدا ہو چکے ہیں اب تو مہابھارت کے زمانے سے بھی زیادہ ضرورت اس وقت ہے۔ چنانچہ آج سے ۲۷ سال پہلے کرشن بھگتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے نیا تیج دہلی نے لکھا:-

"اب بھگوان کرشن کے جنم کی مہابھارت کے زمانہ سے بھی زیادہ ضرورت ہے دنیا سے شرم اٹھتی جاتی ہے گزشتہ ایکہزار برس سے جو ہندوستان میں آفتیں نازل ہوئی ہیں انکی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی لیکن بیسویں صدی میں سوشل زوال اور پولیٹیکل گراوٹ انتہائی حالت کو پہنچ گیا ہے اگر بھگوت گیتا میں بھگوان کا وعدہ سچا ہے تو اوتار کی سب سے زیادہ ضرورت آجکل ہے اسلئے بھگوان کرشن آؤ جنم لو دنیا سے پاپ کی دور کرو۔ دھرم پھیلاؤ۔ مستحق کو اس کے استحقاق دو۔ دکھیاروں سے دنیا کو پاک کرو۔ اور یہ وعدہ پورا کرو کہ

چوں بنیاد دین سست گردد ہے
بخاتم خود را بشکل کسے

(تیج دہلی ۱۸ر [illegible])

سوئٹزرلینڈ کے احمدیہ مشن کی تبلیغی مساعی

رسالہ "اسلام" کی اشاعت۔ مختلف مواقع پر تقاریر۔ دو افراد کا قبول اسلام

رپورٹ از اپریل تا جون ۱۹۵۷ء

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔اے۔ انچارج مشن سوئٹزرلینڈ)

رسالہ "اسلام"

رسالہ اسلام جو اکتوبر ۱۹۴۹ء میں جاری کیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری باقاعدگی کے ساتھ نکل رہا ہے۔ اکتوبر ۱۹۵۵ء سے یہ رسالہ بجائے سائیکلو سٹائل ہونے کے باقاعدہ چھپوایا جاتا ہے جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے عرصہ زیر رپورٹ میں اس کے تین النوع شائع کرائے گئے۔ کل بالعدد کی تعداد میں مختلف افراد کو بھجوایا گیا۔ اس میں وہ تعداد شامل نہیں جو ہر ماہ جرمن مشن کو بھجوائی جاتی ہے۔ ۸۲ ممبران سوس پارلیمنٹ کو رسالہ بطور نمونہ بھجوایا گیا۔ حسب ذیل مضامین ان پرچوں میں لکھے گئے۔ ایمان بین الخوف والرجاء۔ تحریک احمدیت کیا ہے؟ سوانح حیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ احادیث۔ اخلاقی تعلیم پیشگوئیوں کی حقیقت۔ قرآن کریم کس کی تصنیف ہے؟ سیرالیون کے احمدیوں کی زبانی۔ اسلام کیا ہے؟ کلمہ کا مفہوم کسر صلیب۔ حادثات کیوں وقوع میں آتے ہیں۔ اسلام اور مغرب۔ ریویو کتب۔ سوالات کے جوابات۔ ہیمبرگ میں مسجد کا افتتاح۔ قارئین کے خطوط وغیرہ۔

رسالہ کے متعلق تاثرات

ذیل میں قارئین اسلام کے خطوط میں سے چند اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔ جن سے ہمارے اس رسالہ کے اثر و نفوذ کا اندازہ ہوتا ہے۔

(۱) آپ کے رسالہ "اسلام" کا دسمبر کا شمارہ میرے لئے ایک نہ بھولنے والی یادگار بن کر رہ گیا ہے۔ اس رسالہ کے ذریعہ آپ مسلمانوں کے خلاف غلط فہمیوں اور تعصبات کے پہاڑ اُٹھا رہے ہیں۔

(۲) مجھے بغداد میں تین سال بطور پروفیسر رہنے کا موقعہ ملا۔ رسالہ "اسلام" ہر بار میرے لئے وہاں کی خوشگوار یاد کو تازہ کر دیتا ہے۔

(۳) مجھے تین سال سے رسالہ "اسلام" کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اس کے مضامین میرے لئے حد درجہ دلچسپ اور امید افزا ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے ہاں کی مذہبی اور فرقہ وارانہ جماعتوں کی طرف سے اسلام کے خلاف کس قدر خطرناک غلط باتیں پھیلائی جاتی ہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ ایک بار اس بڑے مذہب پر صحیح روشنی ڈالی جائے اور اس کی تعلیم کو صحیح وضاحت کے ساتھ پیش کیا جائے

(۴) اگرچہ رسالہ "اسلام" ہر نوع کے لوگوں کے مذاق کے مطابق تیار کیا جاتا ہے تاہم میرے لئے یہ پرچہ ہر ماہ خاص رنگ میں تسلی بخش مواد لاتا ہے۔ اس کے ذریعہ نہ صرف اسلامی تاریخ اور اسلامی تعلیمات کو خاطرخواہ رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔ بلکہ ایک مسلمان کے طرز خیال اور اس کے فلسفہ حیات پر بھی روشنی ڈالی جاتی ہے۔

تقاریر

مورخہ ۶ رمئی کو خاکسار کو نوجوان پراٹسٹنٹ گروپ کے سامنے اسلام پر تقریر کی دعوت ملی۔ ان نوجوانوں نے قریبی علاقہ کے سب گروپوں کو مدعو کیا ہوا تھا۔ گویا ایک بڑے تبلیغی اجلاس کا سماں پیدا ہو گیا اور حاضرین کی تعداد ہماری اپنی تبلیغی مجلسوں سے کئی گنے زیادہ تھی۔ اس مجمع میں تین پادری حضرات بھی موجود تھے خاکسار نے اسلام پر عام فہم رنگ میں تقریر کی۔ اس کے بعد سوالات کا سلسلہ جاری ہوا۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ سوال وجواب کے دوران میں جب عیسائیت کے لئے نازک صورت پیدا ہو جاتی تو صدارت کرنے والے پادری صاحب "وقت کی قلت" کے پیش نظر موضوع کو بدل دیتے۔ تاہم اس کا اثر بھی حاضرین پر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

مورخہ ۲۰ رمئی کو خاکسار نے ایک شہر فرائی برگ جو یہاں سے قریباً چھ سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسلام اور امن عالم پر تقریر کی۔ سامعین میں علمی طبقہ کے لوگ شامل تھے۔ اس تقریر کے بعد بھی دیر تک سوال وجواب کا سلسلہ جاری رہا۔

ایک تقریر خاکسار کو پاکستان کے موضوع پر کرنے کا موقعہ ملا۔ سوئٹزرلینڈ کی سرحد کے پاس جرمنی کے علاقہ سے ایک پاکستانی صاحب نے اس کا انتظام کیا۔ چنانچہ مورخہ ۳ مئی کو راڈولف لیل میں پاکستان پر تقریر ہوئی۔ ایک اخبار میں تفصیل سے اس تقریب کا حال چھپا۔

مورخہ ۱۳ رجون کو شہر بانل میں خاکسار نے ایک تبلیغی اجلاس کا انتظام کیا۔ علاوہ تقریر کے بعض افراد سے انفرادی ملاقاتیں بھی کی گئیں بعض افراد اسلام سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں

پریس

ایک روزانہ اخبار کو خط کے ذریعہ ایک غلطی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ جو اس کے نامہ نگار نے اسلام میں جنگ کی تعلیم کے بارہ میں لکھی تھی۔ اس خط کا جواب الجواب بھی لکھا گیا۔ اور ایک اور روزانہ اخبار میں ایک نوٹ چھپا کہ کیا قرآن کریم ایک یہودی کی تصنیف ہے (نعوذ باللہ)؟ خاکسار نے انہیں اس کے جواب میں ایک خط لکھا جو اس اخبار میں چھاپ دیا گیا۔ ایک روز ایک ہفتہ وار اخبار کے ایڈیٹر سے ملاقات ہوئی اور اسلام کی اقتصادی تعلیم پر تبادلۂ خیالات ہوا۔ ملک کے مختلف اخبارات میں سات مرتبہ ہمارا ذکر شائع ہوا۔ جن کے تراشے پریس کٹنگ ایجنسی کی طرف سے ہمیں موصول ہوئے۔

متفرق

زیورک میں مسجد کی زمین کے حصول کے لئے کوشش کی گئی۔ اس سلسلہ میں خاکسار شہر کے میئر سے بھی ملا۔ مقامی اراکین جماعت کا اجلاس وقتاً فوقتاً ہوتا رہا۔ ایک صاحب نے جو عمر رسیدہ ہیں۔ اور کوئی کام نہیں کرتے اپنے ہاتھ سے جرابیں بُن کر بتیس فرینک (بائیس روپیہ سے اوپر) کی رقم بطور چندہ جمع کی ان کا نام ہربشیر باڈر ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ مورخہ ۱۷ رجون کو صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تشریف لائے۔ خاکسار ان کے ہمراہ مورخہ ۲۰ رجون کو مسجد کے افتتاح کے لئے ہیمبرگ گیا۔ مورخہ ۲ رمئی کو عید الفطر کی تقریب منائی گئی۔

بیعتیں

آسٹریا کا ملک بھی تبلیغی لحاظ سے اس مشن کا حصہ ہے۔ وہاں کبھی دورں سے کبھی خط وکتابت سے اور مستقل طور پر رسالہ "اسلام" کے ذریعہ تبلیغ ہوتی رہتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں دو بیعتیں ہوئیں۔ ایک صاحب Dr. Seidler (سیڈلر) نے بیعت کی اور تعلیم کی غرض سے ربوہ بھی جانا چاہتے ہیں۔ تبلیغ کا جوش رکھتے ہیں۔ ان کا اسلامی نام خالد رکھا گیا۔ ایک خاتون نے بھی بیعت کی۔ ان کا نام عفت رکھا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔

خلاصہ رپورٹ دفتر مقامی تبلیغ قادیان

بابت ماہ جولائی ۱۹۵۷ء

ماہ رواں میں دفتر ہذا میں مقامات مقدسہ کی زیارت کی غرض سے آنے والے زائرین کی کل تعداد ۷۰۹ ہوئی۔ جن میں ہر طبقہ کے معزز زائرین شامل تھے ان سب کو پیغام حق پہنچایا اور مقامات مقدسہ کی زیارت کے ساتھ اُن سے متعلق امور سے آگاہ کر کے ان کی روحانی پیاس کا انتظام کیا گیا۔

تعلیم یافتہ زائرین کو مناسب حال اردو انگریزی، سندی اور گورمکھی لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے پیش کیا گیا جسے وہ بخوشی قبول فرماتے رہے۔ اسی طرح پر دیئے گئے لٹریچر کی مجموعی تعداد ۲۱۵ ہے۔ حال ہی میں گورمکھی زبان میں شائع کئے گئے نئے ٹریکٹ "یوزیں پھل" کو خاص دلچسپی سے پڑھا اور لیا گیا۔

خدا تعالیٰ اسے بہتوں کے روحانی فائدہ کا موجب بنائے۔ آمین۔

خاکسار الہ دین انچارج دفتر مقامی تبلیغ قادیان

اسلام کی برتری

بقیہ صفحہ نمبر ۱

اسلامی ممالک کا اقتصادیات کا ڈھانچہ ایک بوسیدہ مکان کی طرح نیچے آرہے ہیں۔"

تصویریں کھچوانا اسلام میں ممنوع ہے کیا آج کی دنیا میں یہ اصول چل سکتا ہے۔ آج بڑے بڑے اسلامی ممالک کے سربراہ یہاں تک کہ مسلمانوں کے مقدس مقامات کے محافظ شاہ سعود بھی زمانہ کی رفتار سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اور وہ بھی تصاویر کھچواتے ہیں اور اسلام کو ہر زمانہ کے مزاج پر حاوی کرنے والے انہیں شائع کرتے ہیں۔"

"اسلام میں عورت کے لئے پردہ لازم ہے کیا آج پردے کی نئی نئی تعبیریں نہیں کی جارہیں اور کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہ مسلمان عورتیں پردہ ترک کر رہی ہیں . . . . تمام اسلامی ممالک کی عورتیں زنانہ قید سے نکل کر آزاد ہو چکی ہیں۔ اگر اسلام کے اصول ہر زمانہ کے مزاج کے موافق ہوتے تو اسلامی ممالک میں اسلامی قوانین رائج ہوتے . . . . یہ اسباب کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ اسلام کے قوانین موجودہ دور کی ضروریات کو پورا نہیں کرتے۔"

(پرتاپ جالندھر ۲۴؍۵)

اسلام کے بعض محاسن کا اعتراف

اخبار پرتاپ نے اسلام کے خلاف جو نکتہ چینی کی ہے وہ بہت حد تک غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے کچھ عرض کیا جائے۔ سب سے پہلے ہم پرتاپ کے اس کھلے اعتراف پر کہ وہ اسلام کے بھائی چارہ کے اصول کے مداح ہیں ان کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتے ہیں کیونکہ اس نے اسلام کے ایک نمایاں امتیاز کو تسلیم کر کے ہمیں امید دلائی ہے۔ کہ اگر صحیح تدبر و غور کے نتیجہ میں اسے دیگر امور کے متعلق بھی اسلام کی صحیح پوزیشن اور پھر اس کا ثبوت مل جائے تو وہ اسے بھی قبول کرنے کے لئے تیار ہے دراصل یہی وہ سپرٹ ہے کہ جس کی تحقیق کے لئے

اس زمانہ میں اشد ضرورت ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ تمام دنیا کو اس وقت ایک

عالمگیر بھائی چارہ

کی ضرورت ہے۔ جسے صرف اسلام ہی نے پیش کیا ہے۔ اور اس سے قبل باقی دنیا کے مذاہب و اقوام نے ہمیشہ ہی مختلف رنگوں میں اعتقاداً اور عملاً اس سنہری اصول کے خلاف عمل کر کے دنیا میں بد امنی کو ہوا دی ہے آج بھی جبکہ دنیا اپنے آپ کو مہذب اور نہایت ترقی یافتہ خیال کرتی ہے وہ مختلف رنگوں اور ذرائع سے اس اصل کے خلاف کرتی رہتی ہے۔ مگر طوعاً و کرہاً افتاں و خیزاں وہ اس اصل کی طرف قدم زن ہے۔ مگر قومیں اپنی مخصوص ذہنیت اور ضروریات و حالات کی وجہ سے دریردہ اس کے خلاف اپنا مخصوص پروگرام رکھتی ہیں۔ دنیا میں اسلام ہی ایک واحد مذہب ہے جو اس افتراق کو مٹاتا اور حقیقی برادرہڈ اور اخوت کا علمبردار ہے اور نہ صرف اسی قدر بلکہ اس نے ایک دفعہ اپنی نشأۃ اولیٰ کے دور میں مختلف اقوام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے حقیقی بھائی چارہ قائم کر کے اس کا ثبوت بھی دنیا کے لئے مہیا کر دیا ہے۔ عالمگیر امن کے لئے اب بھی دنیا کو اس کی ضرورت ہے چنانچہ اسلام کے اس سنہری اصول کو دیکھ کر غیر مسلم ہمیشہ ہی اسے بنظر تحسین دیکھتے رہے۔ اور اسلام کی برادری کو دیکھ کر رشک کرتے رہے ہیں۔ اور آج بھی یہ بات دنیا کے لئے حیران کن ہے۔ دنیا کی کوئی قوم اور مذہب مسلم قوم اور اسلام کا اس امر میں مقابلہ نہیں کر سکتی۔ آج صدیوں کے بعد ہندوستان نے اپنے ملک سے ذات پات کی لعنت کو دور کئے بغیر حقیقی ترقی کا حاصل کرنا ناممکن سمجھتے ہوئے اسے ترک کرنے کا پختہ تہیہ کر لیا اور اسے قانونی شکل دے دی ہے۔

پیش کردہ اعتراضات کے جوابات

اب ہم اخبار پرتاپ کی پیش کردہ باتوں کو لیتے ہیں سو واضح ہو کہ ابتداءً مخلوق کا دائرہ محدود تھا۔ اس میں کسی قسم کا انتشار و تفرقہ نہ تھا۔ اس لئے ایسے وقت میں سب کی طرف ایک ہی تعلیم اور رسول آتا رہا۔ لیکن جب وہ اپنے حالات اور پیش آمدہ نئی نئی ضروریات کے پیش نظر اطراف عالم میں پھیل گئی اور مختلف اقوام و قبائل و گروہوں میں بٹ گئی تو ان کی راہنمائی و ہدایت کے لئے گو اصولی تعلیم تو ایک ہی رہی مگر ان کے مخصوص کوائف کی وجہ سے فروعات میں حسب ضرورت اختلاف ہوتا چلا گیا۔ لیکن جب دنیا میں میل ملاپ اور رسل و رسائل کے ذرائع پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ اور سب کو متحد کرنے کی ضرورت ظاہر ہونے لگی تو اس میں اس اتحاد اور بھائی چارہ کو قائم کرنے اور انہیں ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک ہی تعلیم اور ایک ہی رسول بھیج دیا۔ چونکہ اس کے بغیر دنیا میں کبھی حقیقی امن و اتحاد و سکینت پیدا نہ ہو سکتی تھی اس لئے اس ضرورت کو اسلام نے آکر پورا کیا۔ اس نے جملہ مذاہب میں جو اصولاً خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے مگر فروعی اور لبعد کا لوگوں کا پیدا کردہ اختلاف اپنے اندر رکھتے تھے اتحاد قائم کر دیا۔

یہ بات کہ اسلام سے پہلے کوئی صداقت دنیا میں موجود نہ تھی سراسر غلط فہمی پر مبنی ہے۔ اسلام ہرگز اس امر کا دعویٰ نہیں کرتا کہ جو صداقتیں اور ہدایتیں وہ دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے اس میں سے کوئی ہدایت یا صداقت کبھی پہلے دنیا میں موجود نہ تھی۔ بہت سی صداقتیں دنیا میں موجود تھیں اور اسلام کو خود اس کا اعتراف ہے۔ اسلام کا تو یہ دعویٰ ہے کہ جو صداقتیں یا ہدایتیں دنیا میں موجود تھیں۔ اس نے آکر از سر نو پیش کی ہیں۔ اسی طرح جو صداقتیں ناقص طور پر موجود تھیں۔ انہیں اس نے پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ اور جو صداقتیں موجود نہ تھیں اور دوسرے مذاہب ان سے محروم تھے وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے ملی ہیں۔ اسلام انصاف کا قائل ہے کہ اسلام کی طرح دیگر مذاہب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ سارے مذاہب ایک ہی سرچشمہ سے نکلے ہوں مگر ان میں اصولی طور پر اشتراک نہ ہو۔ جزئی و تفصیلی اختلاف ہو سکتا ہے لیکن اصولی اختلاف ناممکن ہے۔ مثلاً یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک مذہب تو توحید کا دعویٰ کرے مگر دوسرا اس کے مقابلہ میں تین خداؤں کو پیش کرے اور اگر ایسا ہے تو اس کے یقیناً یہ معنی ہیں کہ ان میں سے وہ جو توحید کے خلاف ہے۔ وہ مصنوعی و جعلی ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ پس اصولی اختلاف ناممکن ہے۔ اور اگر کہیں ایسا اختلاف نظر آتا ہے تو وہ لوگوں کی طرف منسوب ہوگا۔ خدا کی طرف اس کی نسبت درست نہیں۔ ہاں جزئی و تفصیلی اختلاف وقتی ضروریات وغیرہ کے پیش نظر ناممکن نہیں۔ اور اسلام کو اس سے کوئی انکار نہیں۔

یہ کہنا خلاف واقع نہیں بلکہ عین حقیقت ہے کہ جب دنیا ان مذاہب کی لائی ہوئی صداقتوں سے غافل ہو گئی۔ تو اسلام نے تو آکر از سر نو ان صداقتوں کی طرف متوجہ کیا۔ اور پورے زور کے ساتھ کیا۔ اور پھر ان کو دنیا میں رائج کر کے لوگوں کو ان پر کاربند کیا۔

مثلاً احترام آدمیت کا اصول یا شخصی قوانین طلاق۔ وراثت اور عورت کے مالکانہ حقوق وغیرہ کے متعلق جو مکمل تعلیم جس اعلیٰ رنگ میں اسلام نے پیش کی ہے دیگر مذاہب پیش نہیں کر سکے بلکہ اگر دیگر مذاہب نے پیش بھی کی ہے۔ تو وہ اسلامی تعلیم کا پاسنگ بھی نہیں اور ہو بھی کیونکر سکتی تھی۔ جبکہ وہ مذاہب ابتدائی سکول تھے۔ اور ابھی انسانی دماغ اپنے انتہائی نقطہ کمال کو نہ پہنچا تھا۔ البتہ اسلام اس وقت آیا۔ جبکہ دماغ اپنے عروج کو پہنچ چکا تھا۔ اسلئے اس نے جو کچھ پیش کیا وہ اعلیٰ و کامل و مکمل ہے اسلام کی تعلیم جامع مانع اور عالمگیر ہے۔ برخلاف اس کے دیگر مذاہب کی تعلیم وقتی ہے وہ اپنے اندر جامعیت نہیں رکھتی۔ اسلام نے اپنی تعلیم ایسے وقت میں پیش کی جبکہ دیگر مذاہب بالکل مردہ کی طرح ہو چکے تھے۔ اور روحانی طور پر ایک بہت بڑا خلاء دنیا میں پیدا ہو چکا تھا۔ پس اسلام نے اس خلاء کو پر کیا۔ اور جملہ صداقتوں اور ہدایتوں کو دنیا میں قائم کیا۔ پس ان معنوں میں یہ کہنا بے جا نہیں کہ سب کچھ دنیا نے اسلام ہی سے سیکھا ہے۔ اس وقت کی ترقی یافتہ دنیا نے موجودہ نقشہ تیار کرنے میں اسلام سے بہت حد تک مدد لی ہے اس کی موجودہ ترقی بہت کچھ اسلام کی رہین منت ہے۔ ملکی نظاموں۔ ترقیاتی منصوبوں اور دیگر کاموں کے لئے اصول وضع کرتے وقت اس سے بہت کچھ اخذ کیا گیا ہے۔ دنیا اسلامی صداقتوں کی اول تو مخالفت کرتی رہی مگر بالآخر اس کے پیش کردہ اصولوں کو اپنانے پر مجبور ہو گئی ہے۔ اور گو بعض باتیں ایک مخصوص حد تک دنیا میں پہلے سے موجود تھیں مگر دنیا کی نظر سے اوجھل ہو چکی تھیں اسلام نے ان کو دنیا میں رائج کیا ان میں بہت سی باتوں کا اضافہ کیا اور ان کو افراط و تفریط سے پاک کر کے جن چیزوں میں زیادتی کی ضرورت تھی زیادتی کی اور جن میں کمی کی ضرورت تھی کمی کی۔ اس طرح ان کو کامل و مکمل

غانا (مغربی افریقہ) میں احمدی مبلغین کی کامیاب مساعی

۱۱۰ افراد کا قبولِ اسلام ساڑھے سات ہزار میل کا تبلیغی سفر

مسلمانوں کی تعلیمی اور دینی ترقی کے لئے اہم مساعی

ششماہی رپورٹ از جنوری تا جون ۱۹۵۷ء

(از مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ انچارج غانا مشن)

عرصہ زیر رپورٹ میں بفضل خدا ۹۵۵ گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔ ۲۵۰ لیکچر دیئے گئے۔ ۲۷۶۲۸ سامعین ان تقاریر سے مستفید ہوئے ۹۲۸ اشخاص کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ ۱۱۰ نفوس بیعت کر کے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اور ۲۸۸۷ میل سفر طے کیا گیا۔ ذیل میں پاکستانی مبلغین کے انفرادی کام کی رپورٹ درج کی جاتی ہے۔

مولوی خلیل احمد صاحب اختر تحریر کرتے ہیں کہ گذشتہ ششماہی میں جماعت احمدیہ اشانٹی نے نمایاں ترقی کی ہے اس سال ۱۶ اور ۱۷ فروری کو تمام جماعت ہائے غانا کے متفقہ فیصلہ سے کماسی کے وسیع ٹاؤن ہال میں جماعت کا ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس کا مقصد غانا کے شمالی علاقہ میں تبلیغی اور تعلیمی سرگرمیاں تیز کرنے کے ذرائع اور تدابیر سوچنا تھا۔ چنانچہ اس موقعہ پر حاضرین نے جو قریباً تمام ملک کی نمائندگی کر رہے تھے چھ صد پونڈ سے زائد رقم مذکورہ بالا اغراض کے لئے فوراً جمع کر دی۔

کسر صلیب

اس ملک میں مروجہ تعلیم چونکہ عیسائیت کی وجہ سے آئی ہے۔ اس لئے عیسائیت کے رسم و رواج کا غلبہ ہے۔ چنانچہ مارچ کے مہینے میں جب اس ملک کو آزادی ملی۔ تو اس موقعہ پر خدا کا شکر کرنے کے لئے مختلف جگہوں پر عیسائی طریقہ پر پبلک سروسز منعقد کی گئیں۔ کماسی کے وسیع میدان پرنس آف ویلز پارک میں جہاں آزادی کی دوسری تقریبات اور پریڈ وغیرہ منعقد ہوئی تھیں وہاں ایک بہت بڑی صلیب نصب کی گئی تاکہ عیسائی وہاں جا کر شکریہ کی عبادت بجا لاسکیں۔ اس پر خاکسار نے اخبارات کو متعلقہ افسروں کو احتجاجی خطوط لکھے کہ عیسائی عبادت کے بعد معاً اس صلیب کو ہٹا لیا جائے۔ کیونکہ دوسری تقریبات کے موقعہ پر مسلمانوں نے بھی حاضر ہونا ہے۔ اور صلیب کی موجودگی عام پبلک جگہ میں مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرے گی چنانچہ عیسائی سروس کے معاً بعد دوسری تقریبات سے قبل وہ صلیب پارک سے ہٹا لی گئی۔

پرائمری سکول

علاقہ اشانٹی میں تین پرائمری اور ایک سکنڈری سکول تھا لیکن امسال Sakerpiaso میں ایک نیا احمدیہ پرائمری سکول کھولا گیا ہے۔ اس طرح اب اشانٹی میں بجائے چار کے پانچ احمدیہ سکولز ہو گئے ہیں۔

سیکنڈری سکول میں عربی اور دینیات کی تعلیم

اس ملک کے سیکنڈری سکولوں میں عربی بالکل پڑھائی نہیں جاتی طالب علم یونیورسٹی کے امتحان کے لئے عیسائی دینیات بطور مضمون لے سکتے تھے۔ اور مسلم دینیات نہیں لے سکتے تھے۔ اس لئے جنرل منیجر احمدیہ سکولز نے منسٹری تعلیم پر زور دیا۔ چنانچہ خدا کے فضل سے محکمہ تعلیم نے ہمارے سیکنڈری سکول کے لئے مسلم دینیات اور عربی دونوں مضامین منظور کر لئے ہیں اب یہ دونوں مضامین بفضل خدا پڑھائے جاتے ہیں۔

لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں دو پمفلٹ ایک ہزار کی تعداد میں شائع کئے گئے۔ نماز کے ترجمہ پر نظر ثانی کی جا رہی ہے۔ عیدین کے موقعہ پر دو مضامین لوکل اخبارات میں شائع کرائے۔ نیز ۲۵ مقامات کا دورہ کیا۔ اور ۳۰ تقاریر کیں۔ بمقام بیکوسے ایک نئی جماعت قائم ہوئی۔ مولوی عبدالرشید صاحب رازی رپورٹ کرتے ہیں کہ وہ ماہ مارچ کے آخری عشرہ میں غانا پہونچے۔ ماہ اپریل میں انہیں کہیں مقرر نہیں کیا گیا۔ اس لئے لوکل مرکز سالٹ پانڈ میں سلسلہ کے کام میں مدد کرتے رہے۔ اور انگریزی سیکھتے رہے۔ ایک دو مقامات کا دورہ کیا۔ ماہ مئی میں انہیں غانا کے شمالی علاقہ میں بمقام ٹمالے متعین کیا گیا۔ لیکن چونکہ رہائش کا مناسب انتظام نہیں تھا۔ اس لئے وہاں زیادہ دیر تک قیام کرنا ناممکن ہوا۔ ٹمالی میں صرف سات دن ٹھہرے وہاں احباب جماعت کے سامنے دو تین لیکچر تنظیم کے سلسلہ میں دیئے قریب کے گاؤں میں چار میل پیدل سفر کر کے پہونچے۔ اور وہاں کے معلمین کو ظہور مہدی و مسیح علیہ السلام کے متعلق آگاہ کیا۔ ایک ہفتہ کے قیام کے بعد انہیں جگہ کے میسر نہ ہونے کی بنا پر واپس سالٹ پانڈ آنا پڑا۔ اور اس دورہ پر انہیں قریباً ۷۰۰ میل سفر طے کرنا پڑا۔ یکم جون کو عارضی طور پر انہیں بمقام اگرافو بھیجا گیا جہاں احمدی بکثرت ہیں وہاں پرائمری سکول بھی جاری ہیں۔ ان سکولوں میں وہ دینیات پڑھانے کے لئے جاتے ہیں۔ اور صبح و شام مسجد میں قرآن مجید اور حدیث کا درس دیتے ہیں۔ اردگرد کی جماعتوں میں تین بار دورے پر جا چکے ہیں۔ وقتاً فوقتاً تربیتی لیکچر بھی دیتے رہتے ہیں۔

مولوی فضل الٰہی صاحب بی ایس سی انچارج عربک سکول لکھتے ہیں اگرچہ عربک سکول سویڈرو ان کے یہاں نومبر ۱۹۵۶ء میں پہونچنے سے بہت عرصہ پہلے جاری تھا۔ لیکن انہوں نے باقاعدہ کام شروع کرنے کے بعد ضروری ترمیمات کے علاوہ عرصہ تعلیم اور معیار تعلیم معین کر کے سلیبس اور کورس مقرر کر دیا ہے۔ سال رواں سے عربی اور دینیات کے ساتھ دوسرے مروجہ مضامین کی تعلیم کا اجراء کر دیا گیا ہے۔ اس وقت سکول میں تین باقاعدہ کلاسیں ہیں اور ایک سپیشل کلاس ہے۔ جو چھ طلباء پر مشتمل ہے۔ جو انگریزی مڈل سکول سے فارغ ہو کر عربی اور دینی تعلیم کی غرض سے سکول میں داخل ہوئے ہیں۔ سکول کے لئے ایک پختہ عمارت پندرہ ہزار روپیہ کے زر کثیر سے اسی سال جماعت نے تیار کرائی ہے۔ اور سکول جو گذشتہ سات سال سے مسجد میں قائم تھا۔ اب اپنی مستقل عمارت میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ سکول میں کھیلوں کا باقاعدہ بندوبست ہے گذشتہ سالوں میں کئی بار مقامی انگریزی سکولوں سے میچ کھیلے گئے۔ اور اکثر دفعہ ہمارے سکول کی ٹیم اول آئی۔ سکول کے انتظامی اور تعلیمی امور پر غور و خوض کرنے کے لئے چھ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی قائم ہے، جس میں تجویز کردہ امور بعد از منظوری امیر جماعت و جنرل منیجر احمدیہ سکولز نافذ کئے جاتے ہیں۔

احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی

محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔ اے اور برادرم مسعود احمد صاحب بی۔ اے بی ٹی احمدیہ سکنڈری سکول کماسی میں پڑھاتے رہے۔ اور حسب مواقع جماعت کے مختلف اجلاس میں تقاریر بھی فرماتے رہے۔ اگرچہ ہمارے سیکنڈری سکول کی گرانٹ ۱۲ نومبر ۱۹۵۶ء کو گورنمنٹ نے منظور کی۔ لیکن گرانٹ کی رقوم جنوری ۱۹۵۷ء سے گورنمنٹ کی طرف سے ملنی شروع ہوتی ہیں۔ گذشتہ سال کی واجب الادا رقم گرانٹ بھی حکومت ہمیں ارسال کریگی ہے۔ بفضل خدا سکول میں طلباء کی تعداد تین صد سے زائد ہے

تجارت

محترم مولوی محمد صالح صاحب اللہ تعالے کے فضل سے اپنے فرض منصبی کو اچھی طرح ادا کر رہے ہیں۔ اور جماعتی کاموں میں بھی حصہ لیتے رہے۔ اور خاکسار لوکل مرکزی کاموں کو سرانجام دیتا رہا۔ جملہ مدارس احمدیہ کے جنرل منیجر کے فرائض ادا کئے۔ سکولوں کا معائنہ کیا۔ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن اور وزارت تعلیم۔ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن افریقن مبلغین کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ بعض غیر احمدیوں اور عیسائیوں کے سوالات کے جوابات تحریر کئے گئے۔ علاوہ ازیں جماعت کی تبلیغی، تربیتی مالی اور تعلیمی امور کی راہنمائی کی غرض سے ۲۹۲۶ میل سفر طے کیا ۶۴ گاؤں کا دورہ کیا۔ پچیس کے قریب لیکچر دیئے۔ دو مضامین اخبارات میں شائع کرائے اور دو صد اشخاص سے ملاقات کی۔

متفرق

ماہ جنوری کی ۱۰ - ۱۱ اور ۱۲ تاریخ کو بمقام سالٹ پانڈ جماعت کا جلسہ سالانہ ہؤا۔ احباب بکثرت تشریف لائے اور اس موقعہ پر پاکستانی وافریقن مبلغین اور جماعت کے اکابر نے تقاریر کیں۔ لجنہ اماء اللہ کے جلسہ میں اہلیہ محترمہ برادرم مسعود احمد صاحب اور خاکسار کی اہلیہ نے مستورات کو مخاطب کیا۔ جلسہ نہایت ہی کامیاب رہا۔ دو دن میں ۶۸۵ پونڈ قربانی کی رقم جمع ہوئی۔

۱۷ جنوری کو بمقام Anomabu گورنر نے شاہ جارج ششم کے میموریل کے unveil کرنے کی رسم ادا کی۔ اس تقریب پر ڈائرکٹر سوشل ویلفیئر نے خاکسار کو بھی مدعو کیا ہؤا تھا۔ رسم کی ادائیگی کے بعد ایک پارٹی کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے خاکسار نے بہت سے معزز اشخاص کو سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ اور ان سے گفتگو بھی کی۔ حکومت کے وزراء اور وزراء کے سیکرٹریوں سے بھی ملنے کا اتفاق ہؤا۔

۶ مارچ گولڈ کوسٹ (غانا) کے جشن آزادی کے موقعہ پر بھی گورنمنٹ کے چیف منسٹر اور سپیکر آف اسمبلی کی طرف سے خاکسار کو آکرا دار الحکومت غانا میں بعض تقاریب میں حصہ لینے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر بھی سلسلہ کا لٹریچر غیر ممالک کے نمائندگان کو بذریعہ رجسٹری پوسٹ بھیجا گیا اور پبلک میں بھی پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ کماسی میں صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کو اس تقریب کے موقعہ پر شاہ اشانٹی نے مدعو کیا تھا

مجلس شوریٰ

عرصہ زیر رپورٹ میں دوبارہ جماعت کی مجلس شوریٰ بلائی گئی۔ جس میں کئی اہم امور پر گفتگو ہوئی۔ اور مفید فیصلہ جات ہوئے۔

لجنہ اماء اللہ

سالٹ پانڈ میں خاکسار کی اہلیہ اور کماسی میں اہلیہ صاحبہ برادرم محمود احمد صاحب سکول کی طالبات کو قرآن مجید اور یسرنا القرآن پڑھاتی رہیں۔

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ ربوہ میں شدید بیمار ہیں۔ انکی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

سراج دین مؤذن درویش قادیان۔

منقولات

محرم

اسلام میں صرف دو تہوار ہیں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ۔ محرم اسلام کا کوئی تہوار نہیں۔ کیونکہ کربلا کا حادثہ پیغمبر اسلام کی زندگی میں پیش نہیں آیا۔ اور نہ اسے منانے کے لئے اسلام نے کوئی ضابطہ مقرر کیا ہے۔ البتہ یہ ایک رواجی تقریب ہے اور جو لوگ رواج کی پابندی کرتے ہیں وہ اسے مناتے ہیں اور دھوم دھام سے مناتے ہیں۔ بلاشبہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت اسلامی تاریخ کا ایک المناک حادثہ ہے۔ لیکن اس کا ایک بہت بڑا مقصد بھی ہے۔ کاش مسلمانوں کو کوئی بات یاد نہ رہتی صرف شہادت کا مقصد یاد رہ جاتا اور ان کے سارے دلدّر دور ہو جاتے۔ ہم بڑے شوق سے حضرت امام کی یادگار میں سبیلیں لگاتے ہیں۔ مجالس عزا منعقد کرتے ہیں امام کی یاد میں آنسو بہاتے ہیں۔ تعزیئے نکالتے ہیں۔ دلدل کا نظارہ کرتے ہیں۔ مگر ان ہی مسلمانوں سے پوچھو کہ شہادت حسین رضی کا مقصد کیا ہے؟ اور واقعہ کربلا ہمیں کیا سبق دیتا ہے؟ اس کا کوئی جواب نہیں ملے گا۔ شہادت حسینؓ کا مقصد صرف ایک ہے۔ یعنے سچائی پر جان دینا اور ظلم کو مٹانے کے لئے جان پر کھیل جانا۔ اور پورے خاندان کو اس پر قربان کر دینا حضرت امام اس لئے میدان میں نہیں نکلے کہ انھیں ملک گیری کی ہوس تھی یا وہ اپنے حریف کو نیچا دکھانا چاہتے تھے بلکہ اس لئے نکلے تھے کہ اسلام میں ملوکیت اور موروثی خلافت کی بنیاد نہ پڑے اور اسلامی معاشرہ اجنبی اور غیر اسلامی نظریات کا شکار نہ ہونے پائے۔ اور انصاف کی جگہ ظلم کا دور دورہ نہ ہو۔ حضرت امام کے نزدیک یزید کی خلافت اسلامی قدروں کے لئے نفی کا حکم رکھتی تھی۔ اس لئے ضروری ہؤا کہ خانوادۂ نبوت کا چشم و چراغ ظلم کے خلاف صف آراء ہو اور اپنی جان دے کر اسلامی معاشرہ کو مجمی سیاست سے بچائے۔ حضرت امام نے اسی لئے میدان کربلا میں قدم رکھا اور مقابلہ میں جان دے دی۔ لیکن یزید کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اسلامی انصاف پر حرف نہ آنے دیا۔

ہم پوچھتے ہیں کہ کیا محرم کی تقریب سے یہ مقصد حاصل ہؤا؟ کسی کو توفیق ہوئی کہ حضرت امام کے بلند کردار کو اپنے لئے نمونہ بنائے؟ چلو یہ بھی برداشت ہے کہ مسلمان حضرات امام کے نقش قدم پر نہ چل سکے۔ مگر یہ بات تو ناقابل برداشت ہے کہ حضرت امام کے نام پر اسلام کو رسوا کیا جائے۔ اہل بیت اور خواتین اسلام کا تذکرہ سر بازار ہو اور تعزیئے نکال کر اسلام کی بنیادی قدروں پر ضرب رسید کی جائے؟ ہر فرقہ کے علماء اسلام نے تعزیوں کے خلاف فتوے دیئے مگر مسلمانوں پر کوئی اثر نہ ہؤا۔ ماتم سرائی میں ہر شخص پیش پیش ہے۔ حالانکہ اصلی ماتم اس پر ہونا چاہیئے کہ شہادت حسین کا مقصد فوت ہؤا۔ اسپرٹ ختم ہوئی اور رواج کا ڈھانچہ رہ گیا۔ ضرورت ہے کہ تعزیہ داری کا سلسلہ ختم ہو۔ اور اسلام کو تماشہ نہ بنایا جائے اور اس روح کو زندہ کیا جائے جس کا ہم نے خود گلا گھونٹا ہے۔

محرم کے مہینہ میں مسلمان کچھ نہ کریں، صرف اس بات کا عزم کریں کہ وہ ظالم کو ظلم سے روکیں گے اور مظلوم کو ظلم سے بچائیں گے۔ زیادہ نہیں تو صرف اپنے محلہ میں یہ انتظام کیجئے کہ غنڈوں کا راج ختم ہو۔ کوئی شخص غنڈوں کا ساتھ نہ دے۔ شریفوں کو بدمعاشوں کی دست برد سے بچایا جائے اور یہ صورت حال ختم کی جائے کہ بھلے آدمی کا کوئی ساتھی نہیں۔ غنڈوں کے ساتھی دس نکل آتے ہیں۔ حضرت امام نے حق پر اپنی جان عزیز کو نثار کیا۔ تم انصاف کی خاطر اگر نا انصافی کو روکو اور ایسے جتھے بناؤ کہ وہ بھلے اور شریف لوگوں کو پناہ دے سکیں۔ تیرہ سو سال سے مسلمان واقعۂ کربلا پر آنسو بہا رہے ہیں۔ حالانکہ حادثہ کربلا صرف اس لئے ہے کہ ہم اپنے اوپر آنسو بہائیں اور یہ ٹٹول کر دیکھیں کہ ہمارے اندر حق اور سچائی کی کتنی مقدار موجود ہے۔ اور ہمارا کردار حضرت کے کردار سے کس قدر مختلف ہے! ہم جانتے ہیں کہ مسلمانوں پر ہماری باتیں اثر انداز نہیں ہوں گی۔ کیونکہ رواج کی طاقت سچائی کی طاقت سے بہت بڑی ہے اور اسلام کے نام پر اسلامی اسپرٹ سے بغاوت ہمارا پیشہ بن چکا ہے مگر ہمارا کام کہدینا ہے۔ ماننے نہ ماننے میں آپ ہمیشہ آزاد رہے ہیں اور آج بھی آزاد ہیں۔!

(الجمعیۃ دہلی ۶ ستمبر)

> = خط وکتابت = کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)۔

جنم اشٹمی (بقیہ صفحہ ۱)

چنانچہ اسی خدا نے بعینہٖ اپنے بھگتوں کی پُر خلوص آواز کو سنا کرتا ہے اس زمانے میں بھی کرشن بھگتوں کی گذارش کو سنا اور ان کی خواہشات کے مطابق اسی ملک میں کرشن کا اوتار بھیج دیا جس کی آواز بھارت کے طول و عرض اور تمام سنسار میں پھیل چکی ہے بھارت واسیوں کو اس کرشن نے صاف پکار کر ببانگ دہل کہدیا۔

"وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا۔" (از لیکچر سیالکوٹ)

دواپر یگ میں بھگوان شری کرشن علیہ السلام کے ذریعہ کبھی گیتا اپدیش ربانی کا جو کل یگ میں پورا ہونا ہم بھارتیوں کے لئے نہ صرف خوشی کا باعث ہے بلکہ موجب فخر بھی ہے کیونکہ جگت کے آخری زمانے میں بھی پرماتما نے بھارت ورش کی سرزمین کو بھلایا نہیں بلکہ اس کے ساتھ اپنی قدیمی محبت کا ثبوت دیا ہے۔ روحانی طور پر بھارت کی قابل رحم حالت کسی سے مخفی نہیں۔ اسی طرح ساری دنیا کی روحانی گراوٹ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ساری قومیں اپنے اپنے عقیدے کے مطابق اور ان کے مذہبی دھرم گرنتھوں میں بتائے گئے نشانات کے پیش نظر اس زمانہ میں اس موعود مصلح کی منتظر ہیں جس نے آکر تمام اقوام کو امن و سلامتی کے جھنڈے کے نیچے جمع کرنا ہے اور تمام اقوام و تمام کرشن بھگتوں کو ان کی کھوئی ہوئی اور گمشدہ چیزوں کو واپس دینی ہے بقول ست یگ پرماتما کے رحیتر میں برہمن، کھتری، ویشیہ اور شودر کے چھوا چھوت کی مسل اور اونچ نیچ کا ناپ اور کالے گورے کا امتیاز نیز انڈین کناڈین کی قومی تمیز کا کوئی ریکارڈ نہیں۔ تبھی تو ست یگ نے ایک ہی شخصیت کے اوتار مسیح۔ مہدی وغیرہ نام بتا کر حقیقت کا اظہار کر دیا ہے۔ پس ہم دوبارہ اس جنم اشٹمی کے شبھ اوسر پر تمام کرشن بھگتوں کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور کرشن ثانی کی اس آمد پر ایمان رکھنے کی دعوت دیتے ہیں۔ کیونکہ کرشن ثانی نے کیا ہی محبت بھرے الفاظ میں کہا ہے

تشنہ بیٹھے ہو کنارے جوئے شیریں حیف ہے
سرزمین ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار
میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہؤا دن آشکار

اندرونِ ملک میں احمدی مستورات کی تربیتی و اصلاحی جدّوجہد

رپورٹ کارگذاری لجنہ اماء اللہ بھارت

بابت ماہ نومبر ۱۹۵۶ء تا اپریل ۱۹۵۷ء

(از محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

اس وقت بھارت میں جن جگہوں پر لجنات قائم ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:۔

۱۔ قادیان ۲ بنگلور ۳ سکندرآباد (دکن) ۴ بھاگلپور ۵ حیدرآباد (دکن) ۶ یادگیر (دکن) ۷ چنت کنٹہ (دکن) ۸ بنارس ۹ کوسمبی (سونگھڑہ) ۱۰ گرہال پور (سونگھڑہ) ۱۱ پینکاڈ (اڑیسہ) ۱۲ کرڈاپلی (اڑیسہ) ۱۳ کالی کٹ (مالابار) ۱۴ کوڈالی (مالابار) ۱۵ آسنور (کشمیر) ۱۶ چک ایمرچ (کشمیر) ۱۷ باڑی پورہ (کشمیر) ۱۸ شاہجہانپور ۱۹ مدراس ۲۰ جمشید پور ۲۱ کلکتہ۔

ان لجنات میں سے جن کی رپورٹ موصول ہوئی اُس کی کارگذاری کی مختصر رپورٹ مفصلہ ذیل ہے:۔

۱۔ لجنہ اماء اللہ قادیان

لجنہ اماء اللہ قادیان میں ہر ماہ میں چار اجلاس ہوتے ہیں۔ جن میں تلاوت قرآن کریم باترجمہ اور نظم کے بعد حدیث چالیس جواہر پارے کی ۳۴ حدیثیں پڑھ کر سنائی جا چکی ہیں۔ رسالہ "الوصیت" پڑھ کر ختم کیا گیا ہے۔ کتاب الازھار میں سے حضور ایدہ اللہ کی تقریریں بہنوں کو سنائی جاتی ہیں۔ حضور کے خطبات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اجلاس میں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ بہنیں اپنے لکھے ہوئے تربیتی اور اخلاقی مضمون اور تقریریں کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ جلسہ مصلح موعود اور سیرت النبیؐ منایا گیا جس کی رپورٹ علیحدہ بدر میں شائع ہو چکی ہے۔

شعبہ تعلیم ایک بہن نے کتاب منصبِ خلافت کا امتحان دیا تھا جو نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مقرر ہوئی تھی خدا کے فضل سے کامیاب ہو گئی۔

شعبہ خدمتِ خلق سیکرٹری خدمتِ خلق وقتاً فوقتاً سارے حلقے میں چکر لگاتی ہیں اور مستحقین کی اطلاع دیتی ہیں لجنہ کی طرف سے مناسب طریقہ سے ان کی مدد کی جاتی ہے۔ بیمار کی بیمار پرسی کرتی ہیں۔ لجنہ کی طرف سے ہر سال ۵۰/ روپے غرباء کی مدد کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ جو لحاف بنا کر تقسیم کئے جاتے ہیں

شعبہ تربیت و اصلاح بہنوں کو نماز باقاعدہ اور بری عادت سے بچنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ کثرت سے درود شریف پڑھنے اور دعاؤں کی تاکید کی جاتی ہے۔ ہاتھ سے کام کر کے چندہ ادا کرنے کی ہدایت کی گئی۔

شعبہ تبلیغ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لٹریچر تقسیم کئے گئے

شعبہ ناصرات ناصرات کی بچیوں کا اجلاس ہفتہ واری ہوتا ہے۔ لیکن پیشتر اس کے امتحانوں کی وجہ سے اجلاس بند رہے بچیوں کو چہل حدیث کی حدیثیں یاد کرائی گئی ہیں۔ مرکز سے جو کورس مقرر ہوا، وہ شروع کیا ہوا ہے بچیاں اپنے چھوٹے چھوٹے تیار کردہ مضمون سناتی ہیں۔ سوال و جواب سکھائے جاتے ہیں۔

۲۔ لجنہ اماء اللہ بنگلور

لجنہ اماء اللہ بنگلور کی طرف سے ہمیں صرف نومبر۔ مارچ۔ اپریل کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان کے درمیان دسمبر۔ جنوری۔ فروری کی رپورٹیں نہیں پہنچیں۔ نومبر۔ مارچ۔ اپریل کے شروع ماہ میں اجلاس ہوئے۔ جن میں تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد بہنوں نے اخلاق حسنہ، تربیت اولاد اور مختلف موضوعات پر مضمون پڑھ کر سنائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھ کر سنائی گئیں اس کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی آمد پر جلسہ کیا گیا

شعبہ تعلیم چار عورتوں کو نماز با ترجمہ یاد کرائی گئی۔ باقی عورتوں کو یاد کرانے کی تاکید کی گئی کشتی نوح کے دو صفحے یاد کرائے گئے جن بہنوں کو با ترجمہ نماز آتی ہے وہ پارہ اکثر ترجمہ سے پڑھ رہی ہیں

شعبہ خدمتِ خلق غریب۔ یتیم۔ بیواؤں کی ہر ممکن مدد کی جاتی ہے۔ مثلاً کھانا کھلا کر خط لکھ کر مالی مدد تیمارداری کر کے۔

شعبہ تربیت و اصلاح بہنوں کو غیبت سے بچنے کی ہدایت کی گئی۔ نماز باقاعدہ پڑھنے کی تاکید کی گئی بچوں کی تربیت کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

شعبہ تبلیغ ایک غیر احمدی بہن کو براہین احمدیہ اور ایک کتاب فتح اسلام پڑھنے کے لئے دیں۔ ایک انگریز عورت کو قرآن مجید اور لٹریچر تحفہ کے طور پر دیئے۔ اور وقتاً فوقتاً غیر احمدیوں کے ساتھ تبلیغ کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔

شعبہ ناصرات تعداد ممبرات ۲۹ ناصرات کی بچیوں کو نماز سادہ یاد کرائی جا چکی ہے۔ سورہ فاتحہ زبانی یاد کر چکی ہیں حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے مضمون بنانے کی پریکٹس کرائی جاتی ہے

۳۔ لجنہ اماء اللہ سکندرآباد (دکن)

تعداد ممبرات ۱۹

لجنہ اماء اللہ کا اجلاس ہر ماہ باقاعدہ ہوتا ہے۔ جس میں قرآن کریم باترجمہ پڑھا جاتا ہے۔ نظم کے بعد بہنیں مختلف مضامین پڑھتی ہیں۔ اس کے علاوہ حدیث شریف، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بعض حصّہ اخبار الفضل سے حضور کے خطبات پڑھ کر سنائے گئے

شعبہ تعلیم نماز با ترجمہ یاد کرائی جا رہی ہے۔ بچوں کو قرآن کریم و دینی تعلیم دینے کی تجویز ہو رہی ہے

شعبہ خدمتِ خلق بیماروں کی بیمار پرسی کی جاتی ہے غریبوں کی ہر طرح مناسب طریقہ سے مدد کی جاتی ہے۔ بعض مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔

شعبہ تربیت و اصلاح تمام ممبرات کو وقت مقررہ پر اجلاس میں حاضر ہونے کی تاکید کی گئی۔ اولاد کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

شعبہ تبلیغ اکثر موقعہ پر تبلیغ کی جاتی ہے۔ بعض غیر احمدی عورتیں زیر تبلیغ ہیں۔

شعبہ ناصرات۔ سکندرآباد کی ناصرات کا کام بالکل بند ہے۔ جس پر تاکید کی جاتی ہے کہ لجنہ اماء اللہ کی طرح ناصرات کے اجلاس باقاعدہ ہوا کریں اور ان کی بھی رپورٹ آنی چاہیئے۔

۴۔ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد (دکن)

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کی طرف سے صرف ماہ نومبر ۱۹۵۶ء اور اپریل ۱۹۵۷ء کی رپورٹ موصول ہوئی ہیں۔ ان کے درمیان دسمبر، جنوری۔ فروری، مارچ کی کوئی رپورٹ ہمیں نہیں ملی۔ نومبر و اپریل میں دو اجلاس ہوئے جن میں تلاوت اور نظم کے بعد بہنوں کو وقت مقررہ پر پہونچنے کی تاکید کی گئی تربیتی اور اصلاحی مضمون پڑھے گئے۔ اس کے علاوہ جلسہ سیرت النبیؐ منایا گیا۔

شعبہ تعلیم ناخواندہ عورتوں کو پڑھنے کے لئے تاکید کی گئی۔ اور کہا گیا۔ کہ اگر وہ دوسری جگہ جا کر نہیں پڑھ سکتیں تو اپنے خاوندوں سے ہی پڑھ لیا کریں۔

شعبہ خدمتِ خلق غریبوں اور بیواؤں کی پیسوں اور غلے سے مدد کی جاتی ہے۔ سیکرٹری خدمتِ خلق پابندی سے کام کر رہی ہیں۔

شعبہ ناصرات ناصرات کی بچیاں اجلاس میں حاضر ہوتی ہیں ان کو کورس کی پہلی کتاب شروع کرائی گئی ہے

۵۔ لجنہ اماء اللہ یادگیر (دکن)

لجنہ اماء اللہ یادگیر کی رپورٹ صرف ماہ اپریل ۱۹۵۷ء کی موصول ہوئی اس سے پیشتر ہمیں کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ جس کا از حد افسوس ہے۔ ماہ اپریل کی رپورٹ ہے کہ اس اجلاس میں تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد بہنوں نے مختلف عنوانات پر مضمون پڑھے۔

شعبہ خدمتِ خلق غریبوں اور بیواؤں کی پیسوں اور غلے سے امداد کی گئی۔

شعبہ تربیت و اصلاح مستورات کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی طرف چندہ دینے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ (باقی)

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ قریباً ایک سال سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اس کی وجہ سے بچہ بھی سخت بیمار اور کمزور ہو گیا ہے۔ اسی طرح خاکسار کے بھائی صاحب ڈھاکہ میں بیمار ہیں ان تینوں کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے مؤدبانہ درخواست دعا ہے
خاکسار قریشی سعید احمد درویش قادیان

نظارت دعوت و تبلیغ کے زیر اہتمام

ماہ جولائی ۱۹۵۷ء میں تقسیم لٹریچر

خدا کے فضل سے باوجود محدود ذرائع اور مالی مشکلات کے مرکز سلسلہ احمدیہ میں اشاعت لٹریچر کا کام بخوبی ہو رہا ہے۔ ماہ جولائی ۱۹۵۷ء میں جس قدر لٹریچر تبلیغی اغراض کے لئے جماعتوں کو بھجوایا اس کا گوشوارہ احباب کی اطلاع کے لئے ذیل میں پیش ہے۔

یہ لٹریچر تقریباً مفت بھجوایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جماعتوں نے تقریباً سو اصد روپیہ کا لٹریچر بغرض تقسیم خرید بھی کیا ہے۔ اس کے علاوہ حیدر آباد کی اور کلکتہ اور مدراس کی جماعتوں نے اپنی طرف سے اشاعت لٹریچر کے کام میں قابل قدر اور لائق ثواب حصہ لیا ہے۔

اس ضمن میں احباب سے درخواست ہے کہ ترسیل لٹریچر میں ڈاک کے اخراجات بہت ہو رہے ہیں۔ اور نظارت ہذا کا بجٹ کفایت نہیں کر رہا۔ اس لئے جماعتیں ڈاک کے اخراجات پیشگی بھجوا کر نظارت ہذا سے غیر احمدیوں اور غیر مسلموں میں تقسیم کے لئے قیمتاً یا مفت لٹریچر طلب کریں۔ اور اس علمی اور قلمی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ہندوستان میں تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے اگر احباب ہمت کریں تو کامیابی کچھ دور نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرکے اعلائے کلمہ اسلام کرنے کی توفیق دے۔

ماہ جولائی ۱۹۵۷ء میں نظارت ہذا کے زیر انتظام ۵۵۰۳ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ یہ لٹریچر علاوہ مبلغین اور جماعتوں کے غیر احمدی اور غیر مسلم افراد کے براہ راست طلب کرنے پر بھجوایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سلسلہ حقہ کو نمایاں کامیابی بخشے۔ آمین۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

گوشوارہ ماہ جولائی ۱۹۵۷ء ترسیل لٹریچر دفتر دعوت و تبلیغ

پیغام صلح اردو از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۷۸
" ہندی " " " ۷۰
" انگلش " " " ۲۸۴
خصوصیات قرآن مصنفہ حضرت امام جماعت احمدیہ ۴۲
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مصنفہ حضرت امام جماعت احمدیہ ۳۴
تحریک احمدیت ہندوستان میں۔ مصنفہ مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ۱۰۶
تحریک احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں مصنفہ مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ۱۲۸
کرشن اوتار کا پیغام اردو اقتباس از لیکچر سیالکوٹ ۴۲
" " ہندی اقتباس از لیکچر سیالکوٹ ۱۴۲
عقائد و تعلیمات اردو ۹
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں انگلش از حضرت امام جماعت احمدیہ ۸۸
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام انگلش از چوہدری مغل الدین صاحب بنگالی ۳۲
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اردو از مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ۹۴
ماہر خاتم النبیین اردو از تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۰۰
" از ناظر دعوت و تبلیغ ۱۹۰
" " " " ۱۲۶
" " " " ۱۱۹
مولانا مودودی کے بیان پر تبصرہ اردو ۱
حقیقی اسلام اردو از مولوی محمد سلیم صاحب ۷۲
زندہ اسلام اردو از حضرت امام جماعت احمدیہ ۷۰
وہی ہمارا کرشن ہندی از حضرت امام جماعت احمدیہ ۱۷۴
وہی ہمارا کرشن بنگالی از حضرت امام جماعت احمدیہ ۵
وہی ہمارا کرشن اڑیہ از حضرت امام جماعت احمدیہ ۲۵
خاتم النبیین کے بہترین معنے از مولوی ابوالعطا صاحب ۵۸
تناسخ و آواگون از حضرت امام جماعت احمدیہ ۴۵
اسلام یا اشتراکیت اردو از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ۲۹
احمدی مسلمان ہیں ۷
اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری ہے ۱۰۴
زمانہ کے خلیفہ اور مجدد کو پہچانو ۱۰۸
اس زمانہ کا اوتار بنگالی ۵
المبدی ۲۸
تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک از مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ۸۹
جولائی فکس وجنیدہ بعبل گورکھی ۲۷۴
۱۱
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سنین وار واقعات (چارٹ) ۷

قرآن کریم مترجم انگلش ۳
دیباچہ تفسیر القرآن اردو ۲
" " انگلش ۳
قبر مسیح انگلش از صوفی مطیع الرحمن بنگالی ۲
عیسائیوں کو نصیحت انگلش ۸۲
ناقابل تسخیر قلعہ انگلش از حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۲۳
ازالہ اوہام از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲
اربعین از " " ۲
اسلامی اصول کی فلاسفی انگلش از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲
احمدیہ موومنٹ مصنفہ حضرت امام جماعت احمدیہ ۲
نماز مترجم انگلش ۳
انسانیت کا ہمدرد آنحضرت صلعم انگلش ۱۸
احمدیہ ازم ۲
حقیقۃ النبوۃ از حضرت امام جماعت احمدیہ ۱
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مباحثہ ۹
دعوۃ الامیر فارسی از حضرت امام جماعت احمدیہ ۲
قرآن کریم تفسیری انگلش جلد اول ۱
" " " جلد دوئم ۱
الفضل جوبلی نمبر ۱
الفضل خاتم النبیین نمبر ۲
اسلامی اصول کی فلاسفی اردو (از حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ۱
قرآن کریم گورمکھی ۱
سائنس اور مذہب از خلیفہ صلاح الدین صاحب ۵
وفات مسیح علیہ السلام پر علمائے مصر کا فتویٰ (از دعوۃ و تبلیغ قادیان) ۱۳
برکات خلافت از مولوی محمد یار صاحب عارف ۴
خلافت ثانیہ کا قیام از حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی ۱
شہادت القرآن از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱
انقلاب حقیقی از حضرت امام جماعت احمدیہ ۱
سیر روحانی از حضرت امام جماعت احمدیہ ۱
خلافت حقہ اسلامیہ از " " ۳
نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر از حضرت امام جماعت احمدیہ ۳
خلافت راشدہ حصہ دوئم از حضرت مولوی عبد الکریم صاحب ۱
حق الیقین از حضرت امام جماعت احمدیہ ۳
تذکرۃ الذاکرین ۲
کلمۃ الحق ۲
دنیا کا محسن از حضرت امام جماعت احمدیہ ۱
حقیقۃ الرؤیا از " " ۱

نجات از حضرت امام جماعت احمدیہ ۱
نشان آسمانی از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱
فتح اسلام از " " ۱
راز حقیقت از " " ۱
نزول المسیح از " " ۱
دعوۃ الامیر اردو از حضرت امام جماعت احمدیہ ۱
توضیح مرام از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱
تحفۃ الملوک از حضرت امام جماعت احمدیہ ۱
دافع البلاء از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱
ضرورۃ الامام از " " ۱
احمدیت کیا ہے انگلش از حضرت امام جماعت احمدیہ ۲
حقیقۃ الوحی از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱
تزکیہ نفس ۱
اخبار بدر ۲
شاہ جلشکہ دعوت حق (ایک برہمو سماج کے قلم سے) ۹
تبلیغ کی اہمیت۔ خطبہ جمعہ از حضرت امام جماعت احمدیہ ۸
انڈونیشیا کی آزادی کی حمایت میں خطبہ جمعہ از حضرت امام جماعت احمدیہ ۸
جماعت احمدیہ کا عقیدہ آنحضرت صلعم کے بارے میں از حضرت امام جماعت احمدیہ ۶
وہی ہمارا کرشن اردو از حضرت امام جماعت احمدیہ ۳
احمدیت کا پیغام انگلش از چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ۳
موجودہ زمانہ کا اوتار از حافظ فضل حسین صاحب ۳
لائف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد انگلش از چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں ۸
لائف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد اردو از چوہدری محمد ظفر اللہ خاں ۳
محمد عربی ۲
آسمانی فیصلہ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱
آئینہ کمالات اسلام از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱
تحفہ گولڑویہ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱
احمدیت یعنی حقیقی اسلام حضرت امام جماعت احمدیہ ۱
چشمہ معرفت از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱
ایام الصلح از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱
متفرق کتب و پمفلٹ ۵۰

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مرزا منور احمد درویش قادیان

جماعت کے مالی فرائض کی ادائیگی

کے متعلق

فکرمندی کی ضرورت

یہ بات کسی وضاحت کی محتاج نہیں ہے کہ جماعت کے ہر قسم کے تبلیغی۔ تربیتی اور اصلاحی و انتظامی امور کی سرانجام دہی کے لئے مال کی ضرورت ہے۔ جماعتی آمد کا انحصار چندوں پر ہے اور یہ کام تب ہی احسن طریق سے جاری رکھے جا سکتے ہیں جبکہ چندوں کی ادائیگی تدریجی بجٹ کے مطابق باقاعدگی سے ہوتی رہے اور جماعت کا ہر فرد اپنے حصہ کا واجب چندہ ماہ بماہ ادا کرتا رہے۔ اکثر جماعتوں کے احباب اور عہدہ داران مالی سال کے ابتدائی مہینوں میں سستی اور غفلت سے کام لیتے ہیں جس کے نتیجہ میں نہ صرف سلسلہ کے کاموں میں مشکلات درپیش ہوتی ہیں اور جماعتی ترقی اور تعمیری امور میں روک پیدا ہوتی ہے بلکہ ایسی جماعتوں کا ایک حصہ آخر مالی سال تک اپنا بجٹ پورا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اگر مالی سال کے ابتداء سے ہی چندوں کی وصولی کی طرف پوری توجہ دی جائے۔ تو بجٹ سو فی صدی سے بھی زیادہ وصول ہو سکتا ہے اور سلسلہ کے ضروری اخراجات کو جاری رکھنے میں مشکلات پیدا نہیں ہو سکتیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ ایام غیر معمولی مہنگائی اور مالی مشکلات کے ایام ہیں لیکن یہ بات بھی عیاں ہے کہ جو قربانی تکلیف اٹھا کر اور اپنے اوپر تنگی برداشت کر کے کی جائے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے زیادہ اجر کا باعث ہوتی ہے۔ اور جب انسان تکلیف اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے بعض حصہ مال کو چھوڑتا ہے۔ تو اس کی مشکلات کو آسان کرنے کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ لے لیتا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ درست ہے کہ قحط اور مہنگائی کے دن ہیں اور اخراجات بڑھ گئے ہیں لیکن یہ بھی تو ویسا ہی درست ہے کہ ایسے ایام میں مرکز کے اخراجات بھی بجٹ سے بڑھ جانے ضروری ہیں۔ لیکن اگر بجٹ سے بھی آمد کم ہو جائے تو آپ خود سمجھ لیں۔ کہ کام کرنے والوں کی تکلیف کس قدر بڑھ جائے گی مخلص اور غیر مخلص میں یہی فرق ہوتا ہے۔ غیر مخلص قحط اور تنگی کے وقت گھبرا جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اُسے کیا کرنا چاہیئے اور مخلص یہ کہتا ہے کہ کچھ تنگی خدا نے بھیجی ہے کچھ میں اپنے اوپر اپنی خوشی سے وارد کر لیتا ہوں۔ تاکہ خدا تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اور میری تنگیوں کو دور کر دے۔ پس مخلص بنیں اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں۔ اور مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں۔ اور سلسلہ کے کام نہ رکیں"

حضور کے مندرجہ ارشاد کے مدنظر اور اپنے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے وعدہ بیعت کے مطابق اگر ہم جماعتی ضروریات کو اپنی انفرادی ضروریات پر مقدم رکھتے ہوئے اپنے لازمی چندہ جات میں باقاعدگی اختیار کریں۔ تو ہم اپنی حقیقی اور ابدی بھلائی اور نجات کا سامان پیدا کر سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سلسلہ کی ضروریات کا صحیح احساس کرتے ہوئے مالی فرائض کی ادائیگی کے متعلق فکرمند ہوں اور عملی طور پر اس بات کا ثبوت دیں کہ وہ درحقیقت اپنے وعدہ بیعت کو پورا کرنے والے ہیں

موجودہ مالی سال کی سہ ماہی اول گذر چکی ہے اور دوسری سہ ماہی شروع ہے لیکن چندوں کی موجودہ رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران مال اور صدر و امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے چندوں کی پوزیشن کا جائزہ لے کر نسبتی بجٹ کی کمی اور بقایا کو جلد پورا کرنے کی فکر کریں گے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

اظہارِ حقیقت

ایک معزز دوست مسٹر کیشو۔ بی۔ جوشی۔ ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ بمبئی سے میرے نام خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"میں نے انگریزی ترجمہ قرآن کریم دیباچہ اور تفسیری نوٹوں کے پڑھا۔ مجھے اس کے مطالعہ سے بہت خوشی ہوئی۔ اور میں اس قابلِ تعریف کتاب اور اس کے دیباچہ سے بے حد متاثر ہوا۔ میں نے مختلف مذاہب کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور ان کتابوں میں اسلام کے متعلق بھی بہت کچھ پڑھا ہے۔ اور کئی مذہبی کلاسوں میں بھی شامل ہوا ہوں۔ لیکن آپ کی کتاب جس میں اصل متن۔ تفسیری نوٹ اور دیباچہ ہے سب کتابوں میں سے بہترین ہے۔ مہربانی کر کے مجھے احمدیہ لٹریچر کے متعلق اور بھی کتابیں بھجوائیں تاکہ میں ان سے فائدہ اُٹھا سکوں"

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

نام نہاد حقیقت پسند پارٹی کی شرانگیزی

لاہور میں بعض مخربین اور سلسلہ حقہ احمدیہ کے دشمنوں نے "حقیقت پسند پارٹی" کے نام سے ایک دشمن احمدیت پارٹی قائم کی ہے۔ جو سلسلہ کے دشمن اخبارات میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور سلسلہ کے دیگر اکابرین کے خلاف جھوٹا اور شرانگیز پراپیگنڈا کر رہے ہیں اور ہندوستان کے بعض اخبارات میں بھی مضامین شائع کرا رہے ہیں اور بعض احمدی احباب کو چٹھیاں بھجوا رہے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو پیدائشی احمدی لکھتے ہیں۔ لیکن احمدیت کی دشمنی اور بغض ان کے ایک ایک فعل اور قول سے عیاں ہے۔

وہی بیہودہ گندے اور بوسیدہ ہتھیار جو اس سے پہلے مستریوں مصریوں اور پیغامیوں نے جماعت کے مقدس امام کے خلاف استعمال کئے اور خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید سے کند اور ناکارہ ہو چکے ہیں۔ یہ عاقبت نا اندیش اور ایمان سے عاری نوجوان آزمانا چاہتے ہیں۔ گو خدا تعالیٰ نے سلسلہ حقہ اور اس کے مقدس امام اور اللہ تعالیٰ کی اپنی سنت اور وعدہ کے مطابق تائید کر رہا ہے۔ اور کرتا رہے گا انشاء اللہ ایسے لوگوں کے جھوٹے پراپیگنڈا کی تردید کے لئے احباب کو ہوشیار اور چوکس رہنا چاہیئے۔ اگر کسی دوست کے پاس اس پارٹی کی طرف سے کوئی اشتہار یا پمفلٹ آئے۔ تو وہ فوراً اس کو نظارت ہذا میں بھجوا دیں اسی طرح اگر کسی اخبار میں کوئی مضمون شائع ہو۔ تو اس سے بھی اطلاع دیں۔ نیز اگر وہ کسی کمزور ایمان دوست ان کے پراپیگنڈا سے متاثر نظر آئے۔ تو اسے مناسب رنگ میں حالات سے آگاہ کر کے اصلاح حال کی جائے اور اگر پھر بھی اصلاح نہ ہو۔ تو مرکز میں اطلاع دی جائے۔

عہدیداران جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں ان امور کا خیال رکھیں۔ اور سب احباب دعاؤں پر زور دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو جملہ فتنوں اور ابتلاؤں سے بچائے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے ہمارے سروں پر تا عمر رکھے۔ اور مقاصد عالیہ میں کامیاب فرمائے۔ آمین۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

ادائیگی زکوٰۃ کے متعلق احباب جماعت کا فرض

زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ہے جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا انسان مسلمان نہیں رہ سکتا۔ زکوٰۃ اموال کو پاکیزہ کرتی ہے۔ اور بڑھانے کا موجب ہوتی ہے۔ صاحب نصاب مومن کیلئے زکوٰۃ کی ادائیگی ایسی ہی لازمی قرار دی گئی ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔ بعض افراد غلط فہمی اور لاعلمی کی وجہ سے جماعت کی طرف سے عاید کردہ چندوں کو زکوٰۃ کا قائم مقام سمجھتے ہوئے اسکی ادائیگی میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی اور چندہ زکوٰۃ کا قائم مقام نہیں ہو سکتا اسلئے دوستوں کو چاہیئے کہ اس شرعی فرض کی ادائیگی میں سستی کر کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ نہ بنیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت زکوٰۃ کی جملہ رقوم مرکز میں پہنچنی ضروری ہیں۔ اور مقامی طور پر کوئی خرچ بلا مرکزی منظوری کے نہیں ہونا چاہیئے۔ زکوٰۃ کی مد میں آمد کی موجودہ رفتار بہت کم ہو رہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ احباب جماعت اور عہدیداران مال اس بارہ میں پوری توجہ اور کوشش سے کام نہیں لے رہے۔ اگر احباب جماعت اس فرض کی طرف کما حقہ توجہ کریں اور اپنے حساب کا جائزہ لیں۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے [illegible] زکوٰۃ نکل [illegible]

(ناظر بیت المال قادیان)

درخواستہائے دعا۔ (۱) مکرم سید جمیل احمد صاحب موتیہاری ضلع چمپارن (بہار) کو لڑکا محمد عارف احمد بعارضہ انفلوائنزا سخت بیمار ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اسکی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار بشیر احمد ناصر فاضل گیانی قادیان۔ (۲) بندہ امسال منشی فاضل کے امتحان میں کامیاب ہوا ہے نیز پبلک سروس کمیشن میں ملازمت کیلئے انٹرویو دیا ہے احباب کرام سے التجا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ احقر العباد مبارک احمد لقا پوری از کراچی۔

خــــــبریں

گورداسپور میں یوم آزادی کا پروگرام

گورداسپور ۹ راگست ایک سرکاری اطلاع کے مطابق ۱۵ اور ۱۶ راگست کو گورداسپور میں حسب ذیل پروگرام کے مطابق یوم آزادی کی صد سالہ تقریب منائی جائے گی

۱۵ راگست صبح ۸ بجے صاحب ڈپٹی کمشنر جھنڈا لہرائیں گے۔ سلامی بھی دی جائیگی پھر پر ماں پتر تقسیم ہوں گے۔ اور ½۸ بجے جناب ڈی۔ سی صاحب تقریر فرمائیں گے اس کے بعد پولیس اور P.A.P. مارچ پاسٹ کرے گی۔

بعد دوپہر ½۵ سے ½۱ بجے تک جیم خانہ بھنگڑہ ۱۰ ۔ منٹ ۔

½۸ بجے شب چراغاں۔ ۹ بجے سے ۱۱ بجے رات تک پولیس راونڈ میں ورائٹی شو ہوگا۔

۱۶ راگست کو صبح ½۸ بجے سے ۱۰ بجے تک مختلف کھیلیں وغیرہ

۱۰ بجے سے ½۱۰ تک جناب ڈی سی صاحب انعامات تقسیم فرمائیں گے۔

½۸ بجے سے ۱۰ بجے رات کوی دربار منعقد ہوگا۔

گورداسپور ۸ راگست۔ ایک عام جلسہ میں ریاستی وزیر مسٹر امرناتھ ودیا لنکار نے کہا کہ زیادہ افسران نہ تو ہندی جانتے ہیں نہ پنجابی۔ اور انگریزی اور اردو کو قومی اور علاقائی زبان سمجھتے ہیں۔ ہندی رکھشا سمتی کی ایجی ٹیشن پر نکتہ چینی کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سے بہتر یہ تھا کہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ زبانیں سکھانے کی مہم شروع کی جاتی۔ احتجاج کرنے والے ہندی کو بڑا نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اخلاقی طور پر ہندو فرقہ ختم ہو جائے گا اگر اس نے اقلیتوں کا اعتماد کھو دیا۔

قاہرہ ۹ راگست۔ امام عمان کے نمائندہ نے یہاں پر بتایا کہ روسی سفیر نے ان سے امام اور سلطان مسقط و سلطان و حکومت برطانیہ کے معاہدات کی تفصیل طلب کی ہے۔ یاد رہے کہ امام عمان نے روس سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ امام اور سلطان کے درمیان جنگ بند کرائے ان کا معاہدات کے معائنہ کے بعد روس اس اپیل پر کوئی فیصلہ کر سکے گا۔ بحرین کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ برطانوی افواج کی حمایت میں سلطانی سپاہی نزادہ کی جانب تیزی سے پیشقدمی کر رہے ہیں۔

بیکانیر ۹ راگست۔ راجستھان میں اعانہ فیس کے خلاف مظاہرہ کے سلسلہ میں یہاں کئی سو طلباء نے جن میں ایک سو لڑکیاں بھی شامل تھیں۔ ایک جلوس نکالا۔ جلوس نے شہر کے مختلف حصوں کا گشت کیا اور جہاز رانی سدرشن کالج کے سامنے مظاہرہ کیا۔ کالج کے دروازے بند کر دیئے گئے تھے۔ لیکن لڑکیاں سکول کے دروازوں پر چڑھ کر اندر داخل ہوگئیں پولیس موقع پر موجود تھی۔ لیکن اس نے مداخلت نہیں کی۔ بعد میں ضلع مجسٹریٹ نے مظاہرین سے گفتگو کی۔

نئی دہلی ۸ راگست وزیراعظم مسٹر جواہر لال نہرو نے ہندوستان کے نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہندوستان کی خدمت کے عظیم کام کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ یہ بات "کانگریس ڈے" کے موقع پر جو آج آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے زیر سرپرستی ہندوستان میں منایا جا رہا ہے۔ انہوں نے ملک کو درپیش عظیم کاموں اور سخت آزمائشوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہندوستان میں آج کے نوجوان مردوں اور عورتوں کو یہ بوجھ فوراً ہی اٹھانا پڑے۔ لیکن اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ آنے والے زمانے میں انہیں یہ بوجھ اٹھانا ہی پڑے گا

اس بوجھ کو اٹھانا فخر کی بات ہے لیکن یہ ایک بڑا اور مشکل کام ہے اور اسے صرف وہی لوگ انجام دے سکیں گے جن میں صرف پر خلوص جذبہ اور لگن موجود ہوگی۔ بلکہ جنہیں اس کی تربیت بھی حاصل ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ بہت سے لوگ پبلک زندگی کے محکمی اور قانون ساز اداروں کے ممبر ہو جانے کے خواہشمند ہیں۔ اور ان کی یہ خواہش غلط بھی نہیں ہے۔ مگر شاید لوگوں میں اس بات کا کافی احساس موجود نہیں ہے کہ ہمیں کتنے بڑے کام کرنے ہیں سیاست صرف تقریریں کرنے یا ریزولیوشن پاس کرنے تک ہی محدود نہیں ہے۔ یہ تو تعمیر قوم کے عظیم کام کا فقط ایک حصہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہر ترقی اور نشوونما مسلسل محنت اور کام کی طلبگار ہے۔ جیسی زندگی کے حقائق کو پوری طرح سمجھنا ہے۔ آج ہم بہت شدید مشکلات سے گذر رہے ہیں۔ وہ ہمارے لئے مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ ہم ان سے فائدہ اٹھائیں اور یہ سیکھیں کہ ہمارا طریق فکر اور طریق عمل کیا ہونا چاہیے۔ اور نظم و ضبط کی پابند ایک قوم کی حیثیت سے ہمیں کس طرح کام کرنا چاہیئے۔

دلی ۱۰ راگست۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مرکزی وزیر آبپاشی مسٹر ایس کے پاٹل اور وزارت خارجہ میں مسٹر نہرو کے پارلیمنٹری سیکرٹری مسٹر سعادت علی خاں کوالالمپور روانہ ہو رہے ہیں جہاں وہ ملایا کے پہلے جشن آزادی میں ہندوستان کی نمائندگی کریں گے۔ یہ تقریب ۳۱ راگست کو منائی جا رہی ہے۔

نئی دہلی ۸ راگست۔ آج لوک سبھا کی میز پر اشوکا ہوٹل کے بارے میں جو رپورٹ رکھی گئی۔ اس سے ظاہر ہوا کہ اس کی تعمیر پر دو کروڑ ۷۵ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ پہلے اخراجات کا اندازہ صرف دو کروڑ روپیہ تھا۔

نئی دہلی ۹ راگست۔ وزیراعظم نہرو اور چین کے وزیراعظم چو این لائی کے درمیان ماہ ستمبر کے دوران میں میٹنگ کی تیاری کی جا رہی ہے۔ آئندہ ماہ کے آخر میں مسٹر چو این لائی صدر ناصر سے ملاقات کرنے قاہرہ جا رہے ہیں۔